

سگن پینگو کا مقابلہ



بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

چمن چھنگلو کا مقابلہ

منظہر کلیم ایم اے



یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

پھن چنگو اپنی پراسرار روحانی طاقتوں کی مدد سے ظالم جاگنہ جن اور اس کے چوڑم دیوتا کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اس نے چوڑم دیوتا کو توڑ پھوڑ دیا تھا اس طرح چوڑم دیوتا کی طاقت ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔ پھن چنگو نے جاگنہ جن کا بھی خاتمہ کر دیا اور پھر اس کی لاش کو اٹھا کر اس ملک میں لے آیا جس ملک کی مکار بڑھیا کے ساتھ ساڑھ کر کے وہ نوجوان روکیوں کا خون پیا کرتا تھا۔ اس ملک کے بادشاہ نے مکار بڑھیا کو سزا کے طور پر قتل کرا دیا اور پھر جاگنہ جن اور مکار بڑھیا

ناشران — اشرف قریشی
 یوسف قریشی
 پرنٹر — محمد یونس
 طابع — ندیم یونس پرنٹرز لاہور
 قیمت — ۱۴ روپے



دروں کی لاشوں کو آگ میں پھونک دینے کا حکم دیا اور چھن چھنگلو اطمینان کی سانس لے کر پنگلو سمیت بادشاہ کے ساتھ اس کے مہمان کے طور پر شاہی محل میں چلا گیا۔ مگر ابھی انہیں باہیں کرتے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ محل کے باہر لوگوں کی چیخ و پکار کا شور اٹھا اور پھر ایک دربان نے اندر آ کر بتلایا کہ جاگوں جن دوبارہ زندہ ہو گیا ہے اور وہ آگ کے الاد کے اندر کھڑا لوگوں کو پکڑ پکڑ کر کھائے جا رہا ہے۔

یہ سُن کر چھن چھنگلو دوڑتا ہوا محل سے باہر آگیا۔ اس نے دیکھا کہ واقعی آگ کے زبردست الاد میں جاگوں جن سینے تک چھپا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ لے کر کر کے اندر گرو بھاگتے ہوئے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر منہ میں ڈالے چلا جا رہا ہے۔ اسی لمحے اس کی نظر چھن چھنگلو پر پڑ گئی اور وہ اپنے دشمن کو پہچان گیا اس

کی آنکھوں میں تیز چمک لہرائی۔ اور پھر اس نے اپنا ہاتھ چھن چھنگلو کو پکڑنے کے لئے اس کی طرف بڑھایا۔

چھن چھنگلو نے فوراً دل ہی دل میں پڑھنا شروع کر دیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی پراسرار طاقتوں کا جاگوں جن پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا اور جاگوں جن نے ایک جھٹکے سے چھن چھنگلو کی گردن پکڑ لی اور پھر اس کا ہاتھ تیزی سے سمٹا چلا گیا۔ اس نے اپنا منہ کھولا ہوا تھا اور اس کا ارادہ تھا کہ وہ چھن چھنگلو کو ابھی کھا جائے گا۔

چھن چھنگلو نے اب بھی اپنی طاقتیں آزمانے کی کوششیں کیں مگر بے سود۔ اس کی طاقت کا جاگوں جن پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ جب چھن چھنگلو جاگوں جن کے منہ کے قریب پہنچ گیا اور جاگوں جن اسے اپنے بڑے سے منہ میں ڈالنے ہی والا تھا کہ چھن چھنگلو نے بھینچے بھینچے لہجے میں جاگوں جن

سے مخاطب ہو کر کہا۔
جاگوں جن مجھے کھانے سے پہلے ایک
بات بتاؤ۔

کیا بات ہے، اب تم میرے ہاتھوں نہیں
بچ سکتے۔ میں تم سے چوڑم دیوتا کا انتقام
لوں گا۔ جاگوں جن نے بڑے کرحست لہجے میں
کہا۔ اس کی آنکھیں مسترت کی زیادتی سے چمک
رہی تھیں۔

اب تو میں تمہارے قابو آگیا ہوں اور
یہ بھی مجھے علم ہے کہ میں تمہارے ہاتھوں
نہیں بچ سکتا مگر میں تم سے یہ پوچھنا
چاہتا ہوں کہ تم دوبارہ کیسے زندہ ہو گئے؟
چھن چھنگلو نے اسی طرح بھنپے بھنپے لہجے میں
کہا۔ اس کا لہجہ اس لئے بھیجا ہوا تھا
کہ اس کی گردن جاگوں جن کے خوفناک پسینے
میں جھکائی ہوئی تھی اس لئے وہ بڑی
مشکل سے بول رہا تھا۔

”ہاں میں تمہیں یہ ضرور بتاؤں گا۔ واصل
غلطی تم سے یہ ہوئی کہ تم نے چوڑم

دیوتا کو توڑنے کے بعد اس کو آگ نہیں
لگائی اگر تم اسے آگ لگا دیتے تب اس
کا بھی ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جاتا اور
میں بھی ختم ہو جاتا مگر تمہاری اس غلطی
کی بنا پر چوڑم دیوتا کے پاس آگ والی
طاقت باقی رہ گئی۔ چنانچہ جب تم نے
میری لاشیں آگ میں جلائی تو چوڑم دیوتا
کی طاقت مجھ میں آگئی اور میں زندہ ہو
گیا۔ اب چوڑم دیوتا آگ کے دیوتا میں تبدیل
ہو گیا ہے اور میں چوڑم دیوتا کا پجاری
ہوں اس لئے میں آگ میں آگ کا
پجاری ہوں اور آگ مجھے کچھ نہیں کہہ
سکتی۔ جاگوں جن نے اسے تفصیل سے بتلاتے
ہوتے کہا۔

”یہ تو ٹھیک ہے مگر میری طاقتیں کیوں
نہیں کام کر رہیں؟ چھن چھنگلو نے حیران ہوتے
ہوتے پوچھا۔

”یہ اب مجھے کیا معلوم، آگ دیوتا کو
معلوم ہوگا۔ جاگوں جن نے جھلاتے ہوتے کہا۔

سے پنج کر کہاں جا سکتے ہو۔ میں جب چاہوں تمہیں کھا جاؤں۔ چلو تم بھی کیا یاد کرو گے۔ میں تمہاری یہ آخری خواہش بھی پوری کر دیتا ہوں۔ جاگوں جن راضی ہو گیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر چمن چنگلو کو آگ کے الاؤ سے باہر زمین پر کھڑا کر دیا اور خود آگ کے الاؤ میں رکوع کے بل بھگ کر آگ دیوتا کی عبادت میں مصروف ہو گیا تاکہ اس سے پوچھ سکے کہ چمن چنگلو کی پراسرار طاقتیں کیوں ختم ہو گئی ہیں۔ ادھر چنگلو چمن چنگلو کے پکڑے جانے کے بعد بڑی پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر بھاگ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ چمن چنگلو کو کس طرح پھڑائے بادشاہ اور دوسرے لوگ بھی حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ مگر جب جاگوں جن نے چمن چنگلو کو کھانے کی بجائے اُسے الاؤ سے باہر زمین پر کھڑا کر دیا اور خود رکوع کے بل آگ میں ہی بھگ گیا تو وہ

”اچھے جاگوں جن، بس مرنے سے پہلے اپنے دیوتا سے یہ تو معلوم کر دو پھر تم مجھے اطمینان سے کھا جانا۔ میں کچھ بھی نہ کہوں گا۔ چمن چنگلو نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا اور جاگوں جن اس کی بات سن کر کچھ لمحے سوچتا رہا پھر سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا۔

”نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کھلتے مجھے آگ دیوتا کی عبادت کرنی پڑے گی۔ اس کے بعد وہ تبتے گا۔ اور اس کی عبادت کے لئے مجھے تمہیں چھوڑنا پڑے گا۔ جاگوں جن نے اٹھک میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”کوئی بات نہیں جاگوں جن، میں بھلا تم سے پنج کر کہاں جا سکتا ہوں۔ تم تو اب بیحد طاقتور ہو، اور میری طاقتیں تو ویسے بھی ختم ہو چکی ہیں۔ بس یہ میری آخری خواہش ہے۔ یہ ضرور مجھے پوچھ کر بناؤ۔“

”ہاں یہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب تم مجھ

سب حیران ہو گئے۔
 بادشاہ اور چنگو چھن چھنگو کے باہر آتے
 ہی اس کی طرف دوڑے۔ چنگو تو آ کر
 چھن چھنگو سے لپٹ گیا۔
 کیا بات ہے چھن چھنگو، جاگوں جن نے تمہیں
 کیسے چھوڑ دیا، بادشاہ نے پوچھا۔

بادشاہ سلامت میں اس خوفناک جن کو
 چکر دے کر اس کے پنجے سے نکل آیا
 ہوں۔ آپ فرما اپنی رعایا کو حکم دیں کہ
 وہ پانی کی بالٹیاں آگ پر ڈال کر اسے
 فرما بجھا دیں۔ اس طرح جاگوں جن بھی ختم
 ہو جائے گا یا کم سے کم وقتی طور پر
 اس سے نجات مل جائے گی مگر یہ کام
 انتہائی تیزی سے ہونا چاہیے اگر دیر ہو
 گئی تو یہ خوفناک جن میرے علاوہ تمہارے
 ملک کے ایک ایک آدمی کو کھا جائیگا۔
 چھن چھنگو نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔
 اور بادشاہ اس کی بات سمجھ گیا۔ اس
 نے فرما اپنے وزیر اعظم کے کان میں سرگوشی

کی اور وزیر اعظم نے اپنے نائب کے کان میں
 اس طرح چند ہی لمحوں میں بادشاہ کا
 حکم تمام رعایا تک پہنچ گیا۔ اور سینکڑوں
 آدمی بادشاہ کا حکم ملتے ہی اپنے گھروں
 کو دوڑ پڑے۔ انہوں نے بالٹیاں پانی سے
 بھریں اور پھر باہر نکل آئے۔
 جاگوں جن ابھی تک آگ کے اندر رکوع
 کے بل جھکا ہوا عبادت میں مصروف تھا۔
 اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس لئے اسے
 لوگوں کی اس حرکت کا پتہ نہ چل سکا۔
 اور لوگ پانی سے بھری ہوئی بالٹیاں اٹھاتے
 الاؤ کے قریب آ گئے۔ بھر بادشاہ نے ہاتھ
 ہلا کر مخصوص اشارہ کیا اور سب لوگوں نے
 بیک وقت الاؤ پر چاروں طرف سے پانی
 انڈیل دیا۔ بے تماشاً پانی پڑنے سے آگ فرما
 ہی بجھ گئی۔
 آگ بجھتے ہی جاگوں جن کے منہ سے
 خوفناک چیخ نکلی اور پھر وہ اپنی جگہ سے
 غائب ہو گیا۔

بادشاہ اور لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا
مگر چمن چنگو جانتا تھا کہ جاگوند جن اتنی
آسانی سے مرنے والا نہیں اور وہ ضرور اس
کا پیچھا کرے گا۔ اس لئے وہ اس کے
خاتمہ کے لئے بادشاہ سے اجازت لیکر چنگو
کو ساتھ لے کر شہر سے باہر نکل کر جنگل
کی طرف چل پڑا۔

جاگوند جن آگ کے الاؤ میں رکوع
کے بل جھکا آگ دیتا کی عبادت میں مصروف
تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ آگ دیتا
سے کچھ پوچھنے میں کامیاب ہوتا، اچانک
آگ بجھ گئی اور جاگوند جن کے جسم کو
ایک زبردست جھٹکا لگا اور اُسے یوں
محسوس ہوا جیسے وہ تیزی سے ہوا میں
اڑتا چلا گیا ہو۔ اس نے گھبرا کر آنکھیں
کھولیں مگر ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا
اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ
گہرے اندھیرے میں کسی تینکے کی طرح اڑتا
چلا جا رہا ہو۔ اس نے ہاتھ پیر مارتے

حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
"میں آگ کا دیوتا بول رہا ہوں۔" آواز

دوبارہ سنائی دیا۔
"مجھ سے غلطی ہوگئی دیوتا۔ اب مجھے
بتاؤ کہ میں کس طرح اس آدم زاد کو
تباہ میں کر سکتا ہوں؟ جاگوں جن نے پریشانی
کے عالم میں اٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم ایسا کرو کہ چوڑم دیوتا کے بت
کے تمام ٹکڑے چن کر زمین میں دبا دو
ایسا کرنے کے بعد میرا تم سے براہ راست
تعلق ہو جائے گا۔ اور میں تمہیں ہدایات
دے سکوں گا۔ آگ کے دیوتا کی آواز سنائی
دیا اور جاگوں جن نے اس کی بات سنتے
ہی تیزی سے ادھر ادھر بھرے ہوئے چوڑم
دیوتا کے ٹکڑے سمیٹنا شروع کر دیئے۔

سب ٹکڑے سمیٹ کر اس نے ہاتھوں
کی مدد سے وہیں زمین میں ایک گڑھا کھودا
اور پھر چوڑم دیوتا کے بت کے تمام ٹکڑوں
کو اس گڑھے میں رکھ کر اس نے مٹی

کی گولش کی مگر بے سود۔ اس کا جسم
اس کے اختیار میں نہ رہا تھا۔ مگر یہ
حالت صرف چند لمحوں کے لئے ہوئی پھر
اس کے جسم کو ایک بار پھر زور دار
جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں خود بخود بند
ہوتی چلی گئیں۔

جھٹکا لگنے کے بعد اُسے یوں محسوس ہوا
جیسے اس کا جسم کسی سخت جگہ پر ٹک
گیا ہو۔ اس نے دوبارہ آنکھیں کھولیں اور
پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ
اسی جنگل میں اپنے محل کے اندر کھڑا تھا
اور اس کے سامنے چوڑم دیوتا کے ٹکڑے
بکھرے ہوئے تھے۔ اسی لمحے اُسے ایک
آواز سنائی دیا۔

"جاگوں جن تم بچد نادان ہو، تم اپنے
سب سے بڑے دشمن کی باتوں میں آ
گئے اور اُسے چھوڑ دیا۔ اب وہ تمہارے خاتمہ
کے لئے جنگل میں آ رہا ہے۔
"تم کون بول رہے ہو؟ جاگوں جن نے

تلا ہوا ہے۔ اس لئے اب تمہیں سب سے پہلے اس کی طاقتوں کا خاتمہ کرنا ہے پھر تم اس پر قابو پا سکتے ہو۔ آگ دیتا ہے کہ۔

”مجھے بتاؤ دیوتا کہ میں اس کی پراسرار طاقتیں کس طرح ختم کر سکتا ہوں۔ جاگوں جن نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

”میں تمہیں بتاتا ہوں تم جنگل میں چلے جاؤ۔ جنگل کے درمیان میں ایک درخت ہے جس کے پتے کانٹے دار ہیں۔ تم اس درخت پر چڑھ کر بیٹھ جاؤ۔ جب اس درخت پر تم چڑھو گے تو چھن چھنگلو کی پراسرار طاقتیں تمہیں نہ دیکھ سکیں گی۔ تم وہیں بیٹھ کر انتظار کرنا۔ جب چھن چھنگلو اس درخت کے نیچے سے گزرے تو تم اس درخت کی چھڑی توڑ کر لہر سے چھن چھنگلو کو مار دینا۔ اس چھڑی کے مارتے ہی اس کے کانٹے چھن چھنگلو کے جسم میں گھس جائیں گے اور وہیں ٹوٹ جائیں گے۔ جب تک یہ کانٹے چھن چھنگلو کے

ڈال کر گڑھا برابر کر دیا۔

گڑھا بند ہوتے ہی جب وہ سیدھا ہوا تو اس نے دیکھا کہ اس سے دو فٹ کے فاصلے پر آگ کے شعلے نمودار ہوئے۔ آگ کے شعلوں میں سے ایک ہیبت ناک شکل برآمد ہوئی۔

”تم نے میری ہدایت پر فوری عمل کیا ہے اس لئے میں تم سے خوش ہوں اب میں اس آدم زاد کے خاتمے کے لئے تمہاری بھرپور مدد کرونگا۔ آگ دیتا نے جاگوں جن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں میرے دیوتا اس آدم زاد نے مجھے بے حد ذلیل کیا ہے۔ میں اس کو ہر قیمت پر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ جاگوں جن نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”میرا بات غور سے سنا، وہ آدم زاد چھن چھنگلو تمہیں مارنے کے لئے جنگل میں آ رہا ہے۔ اس کے پاس بڑی پراسرار طاقتیں ہیں اور وہ تمہارا خاتمہ کرنے پر

جسم میں رہیں گے، چھین چھنگلو کی پراسرار طاقتیں منطوق رہیں گی اور تم آسانی سے اُسے پکڑ لو گے۔ جب تم اُسے پکڑ لو گے تو پھر میں تمہیں اس کے خاتے کی ترکیب بتاؤں گا۔ آگ دیوتا نے اُسے سمجھتے ہوئے کہا۔

”بہتر دیتا، میں ابھی جا کر اس درخت پر بیٹھ جاتا ہوں۔ جاگنہ جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اس کا فقرہ پورا ہوتے ہی آگ خود بخود بجھ گئی۔ اور جاگنہ جن تیزی سے بھاگتا ہوا محل سے باہر نکلا اور جنگل میں گستا چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس درخت کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گیا۔

چھین چھنگلو پنگو کو ہمراہ لے جیسے ہی جنگل میں داخل ہوا اس نے محسوس کیا کہ اس کی طاقتیں دوبارہ بحال ہو گئی ہیں۔ وہ دل رسی دل میں پیچہ خوش ہوا اور اس نے وہیں بیٹھ کر آنکھیں بند کر لیں اور بندر بابا کا تصور کرنے لگا۔ جلد ہی بندر بابا سے اس کا رابطہ قائم ہو گیا۔

”بندر بابا مجھے بتاؤ کہ میری طاقتیں کیوں منطوق ہو گئی تھیں؟“ چھین چھنگلو نے پوچھا۔
 ”چھین چھنگلو بیٹے بطور سزا تمہاری صلاحیتیں ختم کر دیا گئی تھیں۔ کیونکہ ظالم بڑھیا اور جن کے خاتے کے بعد تم نے اللہ تعالیٰ سے

شکر ادا نہیں کیا تھا بلکہ اسے اپنی طاقت کا مظاہرہ سمجھا تھا۔ بندر بابا کی آواز سنائی دئی۔

”اوہ واقعی مجھ سے غلطی ہوگئی آئندہ میں اس کا خیال رکھوں گا۔ چھن چنگلو نے دل ہی دل میں افسوس اور پشیمانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”چھن چنگلو بیٹے تمہیں جو طاقتیں دیا گئی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے تاکہ تم دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ظالموں کا خاتمہ کر سکو اور اس کے لئے تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے بندوں کا استعماں بھی لیتا ہے۔

اس لئے جب بھی تمہارے ساتھ کوئی مشکل پیش آجایا کرے تو سب سے پہلے تمہیں توبہ کرنی چاہیے پھر اللہ تعالیٰ سے رحم کی دعا کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس مشکل سے بچنے کے لئے عقل کا استعمال بھی ضروری ہے۔ بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں آئی۔

بہتر بابا، میں تمہاری اس ہدایت کا ہمیشہ خیال رکھوں گا۔ چھن چنگلو نے دل ہی دل میں وعدہ کیا۔ اور سنو جاگوں جن کے خاتمہ کے لئے تم پر کتنی بار مشکل وقت آئیں گے۔ کیونکہ وہ ایک زبردست شیطانی طاقت کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔ اب اس شیطانی قوت کا خاتمہ ضروری ہے۔ اس لئے کسی بھی مشکل وقت میں گھبرانے کی بجائے اپنی عقل سے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بھروسے پر یقین رکھنا اگر تم نے ایسا کر لیا تو یقیناً تم اس شیطانی قوت کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ بندر بابا نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے بندر بابا، میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری ہدایات پر پورا پورا عمل کروں گا۔ چھن چنگلو نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی بندر بابا سے اس کا رابطہ ختم ہو گیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

کیا ہوا چھن چنگو، کیا بندر بابا سے بات ہو گئی
پنگو جو اس کے قریب بیٹھا اس کے آنکھیں
کھلتے دیکھ کر پوچھا۔

ہاں پنگو، بندر بابا سے بات ہو گئی
ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جاگوند جن اور
اس کے شیطانی دوتا کے خاتمہ کے لئے ہمیں
کئی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ
انہوں نے ہمیں تلقین کی ہے کہ اگر کوئی
ایسا موقع آ جاتے تو ہمیں گھبرانے کی بجائے
اس مشکل سے نکلنے کی تدابیر سوچنی چاہئیں
چھن چنگو نے پنگو کو بتایا۔

ٹھیک ہے تم بھی ذرا اپنا خیال رکھنا
اور میں بھی چوکنا رہوں گا؛ پنگو نے جواب دیا۔
اور پھر وہ دونوں آگے بڑھنے لگے۔

چھن چنگو نے دل ہی دل میں جاگوند جن کا
تصور کر کے یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ
وہ اس وقت کہاں ہے اور کیا کر رہا
ہے۔ مگر وہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ
جاگوند جن کہیں تھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

حالانکہ اس کے پاس ایسی قوت موجود
تھا۔ مگر جاگوند جن کہیں بھی چاہتا دیکھ نہ
تھا۔ اب تو چھن چنگو پریشان ہو گیا۔ آخر
سوچ سوچ کر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ
جاگوند جن کے محل میں جانا چاہیے وہ یقیناً
وہیں کہیں چھپا ہوا ہو گا یا وہاں سے اس
کا سراغ مل سکتا ہے۔ چنانچہ یہ سوچ کر
وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

چلتے چلتے وہ اس درخت کے پاس پہنچ
گیا جس پر جاگوند جن چھپا بیٹھا تھا۔ مگر
اس درخت کی خاصیت ایسی تھی کہ چھن چنگو
کو وہ نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے
چھن چنگو تو اطمینان سے آگے بڑھتا رہا مگر
پنگو چونکہ جانور تھا اور جانوروں کی چھٹی
حس انسان سے زیادہ تیز ہوتی ہے اس
لئے پنگو نے محسوس کیا کہ جیسے جیسے وہ
آگے بڑھتا جا رہا ہے اس کے دل میں
پریشانی بڑھتی جا رہی ہے۔ پہلے تو پنگو

خاموش رہا، مگر پھر جب پریشانی حد سے بڑھ گئی تو اس نے چھن چھنگلو کو روکتے ہوئے کہا۔

”چھن چھنگلو مجھے کہیں قریب ہی خطرے کا احساس ہو رہا ہے۔“

اس وقت وہ دونوں اس درخت سے زیادہ سے زیادہ دو تین فٹ کے فاصلے پر تھے۔

”کیا خطو؟“ چھن چھنگلو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے۔ بس مجھے احساس ہو رہا ہے کہ خطو کہیں قریب ہی ہے۔“ پنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

شہرہ میں ایک بار پھر دیکھتا ہوں۔ شاید کچھ نظر آجائے۔“ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور جاگڑے چن کو دیکھنے کی کوشش کی مگر اس درخت پر موجود ہونے کی وجہ سے وہ چھن چھنگلو

کو نظر نہ آ سکا۔ حالانکہ وہ چھن چھنگلو سے زیادہ سے زیادہ دو تین فٹ کے فاصلے پر تھا۔

”نہیں وہ یہاں نزدیک دور کہیں بھی نہیں ہے میں نے اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے اس کا سراغ اس کے محل سے

مل سکے گا۔“ چھن چھنگلو نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ مگر پنگلو بمقام

تھا۔ اس کی سبھ میں نہ آ رہا تھا کہ وہ کیوں پریشان ہے۔ اس لئے وہ آگے

نہ بڑھا اور وہیں رکا رہا۔ ادھر چھن چھنگلو تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ اس درخت کے نیچے پہنچا۔ اچانک درخت کی ایک شاخ

پوری قوت سے اس کے جسم پر پڑی اور چھن چھنگلو بری طرح اچھل پڑا۔ شاخ کے

پتوں پر لگے ہوتے بے شمار کانٹے اس کے جسم میں گھس گئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اچانک جاگڑے چن

سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اچانک جاگڑے چن

دور سے چھانگ لگائی اور اپنے دونوں ہاتھوں میں چھن چھنگلو کو جکڑ لیا۔
 "اب بولو چھن چھنگلو کیسے پکڑ لیا تمہیں، اب تم میرے ہاتھ سے نہیں بچ کر جا سکتے۔ جاگوں جن نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے چھن چھنگلو کو یوں جکڑ رکھا تھا کہ چھن چھنگلو بے جا رہا ہوا میں لٹکا ہوا تھا مگر وہ ہاتھ نہیں ہلا سکتا تھا۔"

چھن چھنگلو نے اپنی صلاحیتوں سے کام لینا چاہا مگر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی طاقتیں ایک بار پھر ختم ہو چکی تھیں۔
 "اب تمہاری صلاحیتیں کام نہیں آ سکتیں تم جو چاہو کرلو، جاگوں جن نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔
 "مگر کیوں؟ آخر یہ میری صلاحیتیں کہاں غائب ہو جاتی ہیں؟ چھن چھنگلو نے پریشانی سے کہا۔"

بس میں نے کانٹے دار شاخ مار کے ختم کر دیا ہیں۔ اب جب نہیں نکل جاتے تم کانٹے تمہارے جسم سے آسکتیں۔ مگر میں تمہاری صلاحیتیں واپس نہیں آسکتیں۔
 "تو اس سے پہلے ہی ختم کر دوں گا۔ جاگوں جن نے اپنی طرف سے اس نے چھن چھنگلو ہوتے کہا۔ حالانکہ اس طرح اس کی طاقتیں کیوں مفلوج ہو گئی ہیں۔"

"یہ تمہاری بھول ہے جاگوں جن کہ تم مجھے ختم کر سکتے ہو۔ البتہ تمہارا خاتمہ یقینی ہے۔ ہاں تمہارے ساتھ یہ رعایت ہو سکتی ہے کہ تم ظلم کرنے سے باز آ جاؤ اور پکا وعدہ کرو کہ تب تو میں تمہیں معاف کر سکتا ہوں۔ چھن چھنگلو نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔"

"واہ واہ بڑی باتیں بنا رہے ہو۔ میں اللہ تم سے معافی مانگوں، میں ابھی تمہارا خاتمہ کرتا ہوں، جاگوں جن نے غصیلے لہجے میں کہا۔"

میں کہا اور پھر اس نے ایک رسی کی مدد سے چھن چھنگلو کے ہاتھ اور پیر باندھ دیتے اب چھن چھنگلو بالکل ہی بے بس تھا۔ جیسے ہی اس نے چھن چھنگلو کو قید کیا آگ دیتا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

جاگنہ جن اس آدم زاد کو کسی درخت سے اٹا لٹکا دو اور نیچے لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ لگا دو۔ اس طرح یہ جل کر راکھ ہو جائیگا۔ مگر انتہائی چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ ذرا سی غفلت سے یہ پھر بھاگ سکتا ہے۔

ٹھیک سے دیتا، میں ابھی اس کا فاتر کرتا ہوں۔ اس بد میں پوری طرح ہر شے رہوں گا۔ جاگنہ جن نے کہا اور اس نے اسی رسی سے جس سے اس نے چھن چھنگلو کے پیر اور ہاتھ باندھے تھے اسے ایک درخت کی شاخ سے اٹا لٹکا دیا اور خود ادھر ادھر سے لکڑیاں جمع کر کے اس

رکھنے لگا۔ اس نے لکڑیوں کے سر کے نیچے ڈھیر لگا دیا کہ ان جلتے ہی چھن چھنگلو جل کر راکھ ہو جائے۔ لکڑیوں کا ڈھیر لگا کر اس نے دو پتھر اٹھائے اور ایک ٹشک لکڑی کو ان کے قریب رکھ کر پتھروں کو آپس میں رگونے لگا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد ہی پتھروں سے چنگاریاں نکلیں اور وہ ٹشک لکڑی کسی مشعل کی طرح جلنے لگی۔ جاگنہ جن نے جلتی ہوئی مشعل اٹھائی اور چھن چھنگلو کے سر کے نیچے موجود لکڑی کے ڈھیر کو آگ لگانے میں مصروف ہو گیا۔ اس کا رول رول خوشی سے ناچ رہا تھا۔ کیونکہ یہ بات ظاہر تھی کہ ابھی ٹشک لکڑیوں کو آگ لگ جائے گی اور چھن چھنگلو اس آگ میں جل کر ہلاک ہو جائے گا۔

پھر اس کے کانٹے نکالے جائیں مگر ظاہر ہے
 کہ جب یہاں جاگوں جن سے چھن چنگلو علیحدہ
 نہ ہو وہ کانٹے نہیں پننے دے گا۔
 ابھی وہ اس بارے میں کوئی ترکیب سوچ
 رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ جاگوں جن نے
 چھن چنگلو کو ایک درخت سے الٹا لٹکا دیا
 ہے اور اس کے سر کے نیچے آگ
 جلانے کے لئے لکڑیوں کا ڈھیر لگانے میں
 مصروف ہے۔ چنگلو سمجھ گیا کہ جاگوں جن
 چھن چنگلو کو زندہ جلانا چاہتا ہے۔
 پنانچہ وہ جھاڑی سے نکلنا اور پھر تیزی
 سے مختلف جھاڑیوں کی آڑ لیتا ہوا اس
 درخت کی طرف بڑھا جس کی شاخ سے
 چھن چنگلو لٹکا ہوا تھا۔ یہی وہ راستے
 میں ہی تھا کہ اس کی نظر ایک چمکتی
 ہوئی چیز پر پڑی۔ یہ ایک نجیگر تھا جو
 چھن چنگلو اپنے پاس رکھتا تھا اور شاید
 یہ اس وقت گر گیا تھا جب جاگوں جن
 نے اسے پھڑک کر ہوا میں الٹا کیا تھا۔

جیسے ہی جاگوں جن نے چھن چنگلو کو
 درخت کی شاخ مار کر مفلوج کر کے پکڑ
 لیا۔ چنگلو جو درخت سے کچھ دور کھڑا تھا۔
 تیزی سے بھاگتا ہوا ایک بڑی سی جھاڑی
 کے پیچھے چھپ گیا۔ جو خطہ وہ محسوس کر
 رہا تھا وہ سامنے آیا تھا۔ اور پھر اس
 نے جاگوں جن کو یہ بات بھی سن لی
 کہ جب تک شاخ کے تمام کانٹے چھن چنگلو
 کے جسم سے نہ نکلیں گے اس کی طاقتیں
 واپس نہ آئیں گی۔

پنانچہ وہ سوچنے لگا کہ کس طرح چھن چنگلو
 کو جاگوں جن کے پننے سے چھڑایا جائے۔ یا

اب گئی۔ کٹی۔ اب
 ہی دار سے وہ رسی بھی گئی کٹ تھی جس
 صن وہ رسی باقی رہ بندھا ہوا تھا۔
 سے وہ درخت سے رستی کاٹنے کے لئے ہاتھ
 پنگو نے وہ رستی کاٹنے کے لئے ہاتھ
 بڑھایا تھا کہ اس نے جاگنہ جن کو
 اٹھتے دیکھا وہ جلدی سے پیچھے ہٹ کر

پہلے میں چھپ گیا۔ اٹھا کر ایک لمحے
 جاگنہ جن نے مشعل اٹھا کر ایک لمحے
 کے لئے چھپ چنگو پر نظر ڈالی اور اسے
 بستہ درخت سے بندھا ہوا دیکھ کر وہ مطمئن
 ہو گیا اور اس نے اس مشعل کے ذریعے
 لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگانے کی کوشش
 شروع کر دی۔ چونکہ لکڑی کے ڈھیر میں آگ
 لگانے کے لئے وہ نیچے جھکا ہوا تھا اس
 لئے پنگو نے موقع غنیمت سمجھا اور پھرتی
 سے ہاتھ بڑھا کر وہ رسی بھی کاٹ
 دی۔ چھپ چنگو پہلے ہی ہوشیار تھا اس لئے
 جیسے ہی رسی کٹی اس نے پھرتی سے
 دونوں ہاتھوں سے درخت کی شاخ پکڑ لی

جاگنہ جن چونکہ ابھی تک لکڑیوں کا ذہن
 لگانے میں مصروف تھا اس لئے اس نے
 خنجر دیکھا تھا اور نہ ہی اسے پنگو کا
 خیال رہا تھا۔

پنگو نے جھپٹ کر خنجر اٹھایا اور پھر
 وہ اسی طرح جھاڑیوں کی آڑ لیتا ہوا اس
 درخت کے پاس پہنچ گیا جس کی شاخ
 کے ساتھ چھپ چنگو لٹکا ہوا تھا۔
 پنگو موقع دیکھتے ہوئے تیزی سے درخت
 پر چڑھتا چلا گیا اور پھر وہ کھکتا ہوا
 عین اس جگہ پہنچ گیا جہاں چھپ چنگو
 ہوا تھا۔

جاگنہ جن اب لکڑی کو آگ لگانے میں
 مصروف تھا۔
 پنگو نے خنجر سے سب سے پہلے چھپ چنگو
 کے پیروں میں بندھا ہوا وہ رسی کاٹی جس
 سے اس کے دونوں پیر آپس میں بندھے
 ہوئے تھے۔ چھپ چنگو نے اپنے دونوں ہاتھ
 بھی اوپر کر دیئے اور تیز خنجر کے ایک

اگر گے سیدھا ہوا مگر گھٹی کیونکہ چھن چھنگلو کے حلق سے چنچ مگر گھٹی کیونکہ چھن چھنگلو

غائب تھا۔ حیرت اور پریشانی کی شدت سے جاگوں جن ناپج سا گیا۔ درخت کی شاخ سے رسی بستہ بندھی ہوئی تھی۔ مگر اس کا دوسرا سرا کٹا ہوا تھا۔

دیوتا دیتا چھن چھنگلو کہاں گیا؟ جاگوں جن نے پتختے ہوئے اپنے دیوتا سے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ آگ کا دیوتا کوئی جواب دیتا چھن چھنگلو جھاڑی کی آڑ سے نکل آیا۔ جاگوں جن نے جیسے ہی اسے دیکھا وہ بوکھلا گیا۔

چھن چھنگلو نے اپنا ہاتھ اڑنچا کیا اور تیزی سے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔ جاگوں جن نے جب اسے پڑھتے دیکھا تو اس کو اور تو کچھ نہ سوچا۔ اس نے اس آگ کے ڈھیر میں چھلانگ لگا دی جو اس نے چھن چھنگلو کو بلانے کے

اور پھر انتہائی ہوشیاری اور خاموشی سے شاخ سے ہوتا ہوا درخت کے تنے کے پار پہنچ گیا۔

جاگوں جن ابھی تک ڈھیر میں آگ لگانے میں مصروف تھا اس نے چھن چھنگلو اور پنگو خاموشی سے تنے سے نیچے اترے اور پھر احتیاط سے آگے بڑھتے ہوئے ایک بڑی سی جھاڑی کے پیچھے پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی پنگو نے انتہائی تیزی سے چھن چھنگلو کے جسم میں موجود کانٹے چھنے شروع کر دیئے۔ اس کے دونوں ہاتھ انتہائی پھرتی سے کام میں مصروف تھے اور پھر زیادہ سے زیادہ چند منٹ میں اس نے تمام کانٹے چن لئے۔

جب تک تمام کانٹے نہ نکلے اس وقت تک چھن چھنگلو کی صلاحیتیں واپس نہ آتی تھیں اس لئے جیسے ہی صلاحیتیں واپس آئیں وہ سمجھ گیا کہ تمام کانٹے نکل چکے ہیں۔ اور عین اسی لمحے جاگوں جن کھڑکیوں کے ڈھیر کو

تہیں لئے اس کے خاتمہ کے لئے تمہیں
 ہے۔ اس لئے اس کے خاتمہ کے لئے تمہیں
 خود وہاں جانا پڑے گا۔ اور جب تک
 وہ اس قوت کے دائرے سے باہر نہ
 نہ نکلے گا تم اس پر وار نہ کر سکو
 گے اس لئے ہوشیار رہنا۔
 ٹھیک ہے بندر بابا، میں وہیں پہنچ
 جاتا ہوں۔ چھن چنگلو نے کہا اور اس کے
 ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔
 "او پنگلو جاگنہ جن کے پاس چلیں۔ چھن چنگلو
 نے پنگلو کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور پنگلو
 نے آنکھیں بند کر لیں۔
 چھن چنگلو نے بھی آنکھیں بند کیں اور
 دوسرے لمحے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے
 وہ ہوا میں اڑ رہے ہوں۔

لئے تیار کیا تھا۔ اور پھر یہ دیکھ کر چھن چنگلو
 بھی حیران رہ گیا کہ آگ کے ڈھیر میں
 کودتے ہی جاگنہ جن غائب ہو گیا اور اس
 کے ساتھ ہی آگ بھی خود بخود بجھ گئی۔
 اور جنگل میں چھن چنگلو اور پنگلو اکیلے کھڑے
 رہ گئے۔

جاگنہ جن کے غائب ہوتے ہی چھن چنگلو
 نے فوراً ہی آنکھیں بند کیں اور جاگنہ جن
 کا تصور کیا تو اس نے دیکھا کہ ایک
 کافی بڑا ٹمروہ ہے جس کے اندر ایک نورنا
 شکل و صورت والا بت موجود ہے۔ اس بت
 کے سامنے ایک بہت بڑے دائرے میں آگ
 جل رہی ہے اور جاگنہ جن اس آگ کے
 اندر بت کے سامنے ہاتھ جوڑے بیٹھا ہے
 اسی لمحے چھن چنگلو کے کان میں بندر بابا کی
 آواز آئی۔

"بیٹے چھن چنگلو، تم نے اس نظام جن کو
 ختم کرنے میں دیر لگا دیا اس لئے وہ
 بھاگ گیا۔ اب وہ شیطان قوت کی پناہ میں

کے سامنے حاضر ہے۔ پنانچہ اس نے اس کے سامنے ہاتھ بھرتے ہوئے کہا۔

”اگ دیوتا تمہارا غلام حاضر ہے۔“

”جاگوں جن! میں نے تمہیں بروقت سچا یا ہے۔ اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو چمن چنگلو اپنی طاقتوں میں تمہیں جکڑ لیتا اور اس کے بعد تمہارا خاتمہ یقینی تھا۔“

اگ دیوتا کے بت میں سے آواز آئی۔

”تمہاری مہربانی دیوتا، مگر یہ چمن چنگلو آزاد کیسے ہو گیا۔ مجھے تو اب تک اس بات کا علم نہیں ہو سکا۔ میں نے اُسے

تمہاری ہدایت کے مطابق درخت سے اٹا لٹکا دیا تھا اور اس کے سر کے نیچے

اگ جلا دی تھی مگر اچانک میں نے دیکھا کہ وہ غائب تھا اور اس کے جسم سے

کانٹے بھی نکل گئے تھے۔ آخر یہ ہوا کیسے؟“ جاگوں جن کے لہجے میں حیرت بھی

تھی اور پریشانی بھی۔

”جاگوں جن جب بھی تم چمن چنگلو کو پکڑتے

جاگوں جن نے جیسے ہی اگ میں چھلانگ لگائی اس کے دماغ پر اندھیرا سا چھا گیا۔ اور پھر جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک بہت بڑے کمرے میں اگ کے ایک بہت بڑے الاد میں بیٹھا ہوا دیکھا۔ یہ کمرہ بڑے بڑے پتھروں سے بنا ہوا تھا اس کے درمیان میں ایک بہت بڑا بت تھا جس کی شکل بالکل ویسی ہی تھی جیسی اس نے اپنے محل کے اندر اگ دیوتا کی دیکھی تھی۔ اگ کا الاد اس بت کے سامنے جل رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس وقت وہ اگ دیوتا

ہو تم سے کوئی نہ کوئی بیوقوفی ضرور سُرزد ہو جاتی ہے۔ جب تم نے چھین چنگلو کو پکڑا تو تم اس کے ساتھی چنگلو بندر کو بھول گئے۔ اور جب تم آگ جلانے میں مصروف تھے تو اس وقت بندر نے چھین چنگلو کو آزاد کرا لیا اور اس کے جسم سے تمام کانٹے بھی چن لئے۔ اگر میں تمہیں فوراً یہاں نہ کیچھ لیتا تو اب تک تمہارا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ اب دیتا نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ واقعی یہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ جاگوں جن نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور یہ بھی کہ تم نے خود ہی چھین چنگلو کو بتا دیا کہ جب تک اس کے جسم سے کانٹے نہ نکلئیں گے اس کی صلاحیتیں واپس نہ آئیں گی اگر تم اسے یہ نہ بتاتے تب وہ آزاد ہو جانے کے بعد تمہارے قبضے میں رہتا۔ آگ دیتا کا لہجہ بڑا سخت تھا۔

”ہاں دیتا واقعی یہ غلطی بھی مجھ سے

ہوتی۔ مگر مجھے تو قطعاً یہ خیال تک نہ تھا کہ وہ میرے پہنچنے سے آزاد بھی ہو سکتا ہے۔ جاگوں جن نے ہاتھ جوڑتے ہوئے جواب دیا۔

”اچھا جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اب آندھ کا خیال کرو۔ چھین چنگلو تمہارے خاتمہ کے لئے وہاں سے چل پڑا ہے اور چند لمحوں میں وہ یہاں پہنچ جائے گا۔ مگر وہ اس کمرے کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جب تک تم اس کمرے میں ہو اس کے حملے سے محفوظ ہو۔ مگر تم جیسے ہی باہر نکلو گے وہ تمہیں پکڑ لے گا۔ آگ دیتا نے اسے بتایا۔

”پھر کیا تمام عمر مجھے اس کمرے میں رہنا ہوگا؟ جاگوں جن نے مایوسانہ لہجے میں پوچھا۔

”اس کمرے میں رہ کر تم اس آدم زاد کو ہلاک نہیں کر سکتے اس لئے میری بات غور سے سنو اور پوری ہوشیاری اور عقلداری

ہیں۔ ان میں سے ایک سانپ سبز رنگ کا ہو گا اور بہت بڑا تمہیں آگ دیتا سانپ سے جا کر کہنا کہ تمہیں پاتال تک پہنچانے چاہیے تاکہ وہ تمہیں پاتال تک پہنچانے دے۔ پھر اس پر سوار ہو جانا اور وہ تمہیں لے کر زمین میں گس جلتے گا۔ زمین میں سب سے نیچے جہاں پاتال ہے اور جس کے بعد زمین ختم ہو جاتی ہے۔ وہ تمہیں وہاں اتار دے گا۔ وہاں ایک مخلوق رہتی ہے جو انسان نما ہے۔ مگر اس کی آنکھیں نہیں ہیں۔ وہ اندھی ہے۔ اس مخلوق کے سردار کے پاس ایک ٹہنی ہے۔ تم نے اس سے وہ ٹہنی حاصل کرنی ہے اور پھر دوبارہ اس سانپ پر بیٹھ کر اس وادی میں آنا ہے اور پھر آگ کے الاؤ میں سے ہوتے ہوئے اس سرنگ کے ذریعے اس کمرے میں آ جانا۔ جب تک تمہارے پاس وہ ٹہنی ہو گی تو اس آدم زاد کی طاقتیں تم پر اثر نہ کر سکیں گی اور تم اسے پھٹ کر ہلاک کر دینا آگ

سے اس پر عمل کرنا۔ اگر تم سے کوئی بیوقوف ہوئی تو تم اس بار یقیناً مارے جاؤ گے میں تمہیں اس آدم زاد کے خاتمے کی ترکیب بتاتا ہوں۔ آگ دیتا نے جواب دیا۔

”ضرور بتاؤ دیتا، میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس بار ضرور ہوشیار رہوں گا اور کوئی بے وقوفی نہ کروں گا۔ جاگوں جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔“

”تو غور سے سو، میسر بت کے پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر خوب زور سے کیچو۔ انگوٹھوں کے کینچنے سے میسر دونوں پیروں کے درمیان فرسٹس اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا اور تمہیں ایک راستہ نیچے جاتا نظر آئے گا۔ ایک طویل سرنگ ہے اس کے آخر میں آگ کی ایک دیوار ہو گی۔ تم اس آگ کی دیوار کو پار کر جانا۔ آگ کی اس دیوار کی دوسری طرف جب تم پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک وسیع وادی نظر آئے گی۔ اس وادی میں بے شمار سانپ

دلیانا نے اُسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 "ٹھیک ہے دلیانا، میں ابھی اس بڑی کر
 حاصل کرنے کے لئے چل دیتا ہوں مگر مجھے
 یہ بھی بتا دیں کہ کیا یہ مخلوق خود بخود
 وہ بڑی مجھے دے دے گی یا پھر مجھے
 زبردستی ان سے وہ چھیننی پڑے گی۔ جاگوں
 جن نے پوچھا۔
 "ہاں تم نے اچھی بات پوچھی ہے۔ وہ
 مخلوق تم سے کوئی شرط منوائے گی اگر تم
 نے ان کی وہ شرط پوری کر دی تو
 وہ بڑی تمہیں مل جائے گی ورنہ نہیں۔
 آگ دلیانا نے اُسے بتایا۔
 "ٹھیک ہے میں ان کی شرط پوری کر
 دوں گا۔ جاگوں جن نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔
 "تو اب جاؤ اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے
 بڑی لے کر آؤ۔ آگ دلیانا نے اُسے ہدایت
 کی اور جاگوں جن نے آگے بڑھ کر بت
 کے دونوں پیروں کے انگوٹھوں کو پکڑ کر زور
 سے کھینچا۔ ایک گڑگڑاہٹ کے ساتھ پیروں کے

درمیان فرش اپنی جاگ سے ہٹتا چلا گیا اور اب
 وال ایک راستہ نظر آ رہا تھا۔
 جاگوں جن اس راستے میں داخل ہو گیا یہ ایک
 طویل سڑک تھی مگر جاگوں جن بڑے اطمینان
 سے چلتا ہوا اس سڑک کو طے کر گیا۔ اب
 آگے آگ کی ایک بلند دیوار نظر آ رہی تھی
 جاگوں جن اس دیوار کو بھی پار کر گیا اور
 اب اس نے اپنے آپ کو ایک وسیع وادی
 میں پایا جہاں ہر طرف سانپ ہی سانپ نظر
 آ رہے تھے۔ چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے۔
 اور پھر اُسے ایک بہت بڑا سبز رنگ کا
 سانپ نظر آ گیا۔

وہ دوسرے سانپوں کو پھلانگتا ہوا اس
 سبز رنگ کے سانپ کے پاس پہنچ گیا۔
 اس کے کانڈھے پر موجود سانپ دوسرے سانپوں
 کو دیکھ کر ہنسنا کرنے لگے تھے۔ اس طرح اس
 کے سر پر بالوں کی بجائے موجود سانپ بھی
 سیدھے ہونے لگے مگر وادی میں موجود سانپوں
 نے اُسے کچھ نہ کہا اور وہ اطمینان سے

سبز رنگ کے سانپ کے پاس پہنچ گیا۔
 "سبز رنگ کے سانپ، مجھے آگ دیتا
 نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم مجھے
 پاتال تک پہنچا دو۔ جاگوں جن نے سانپ سے
 مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھی بات ہے تم میسر جسم سے لپٹ
 جاؤ۔ میں تمہیں پاتال تک پہنچا دیتا ہوں۔"
 سبز رنگ کے سانپ نے جواب دیا۔ اور جاگوں
 جن اس سبز رنگ کے سانپ کے جسم سے
 لپٹ گیا۔

سانپ نے زمین کی طرف منہ کر کے ایک
 زور دار پھونک ماری اور اس کے پھونک
 مارتے ہی وہاں ایک بڑا سا سوراخ ہو گیا۔
 سبز رنگ کا سانپ جاگوں جن کو لے کر اس
 سوراخ میں گھستا چلا گیا۔

چھ چنگو نے جس وقت محسوس کیا کہ
 اس کے پیر دوبارہ زمین پر لگ گئے ہیں
 تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے
 ساتھ ہی اس نے چنگو کو بھی آنکھیں
 کھولنے کے لئے کہا۔

چھ چنگو نے دیکھا کہ وہ ایک دیران
 پہاڑی کے دامن میں کھڑے ہیں ہر طرف
 اتر کا عالم طاری تھا۔ دور دور تک نہ
 ہی کوئی درخت تھا اور نہ ہی کوئی
 جھاڑی۔ پہاڑی کی چوٹی کسی خوفناک عفریت
 کی شکل کی طرح تھی۔ یہ جگہ اتنی دیران
 تھی کہ دیکھ کر خواجواہ نوٹ محسوس ہوتا تھا

نے آگ کے دیوتا کو بھی دیکھا جس کے
سانے لاد میں اسے پہلے جاگونہ جن بیٹھا ہوا
نظر آیا تھا مگر اب جاگونہ جن وہاں بھی

نہیں تھا۔
بندر بابا میری رہنمائی کیجئے، جاگونہ جن
مجھے آگ دیتا ہے؟ چھن چنگلو نے دل ہی دل
میں کہا۔

چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی پھر بندر
بابا کی آواز چھن چنگلو کے کانوں میں آئی۔
"بیٹے چھن چنگلو، تمہارا دشمن جاگونہ جن اس
وقت پاناں جانے کے لئے سفر کر رہا ہے۔
وہاں ایک اندھی مخلوق رہتی ہے۔ اس کے
سردار کے پاس ایک بڑی ہے جسے وہ حاصل
کرنا چاہتا ہے اگر اس نے وہ بڑی حاصل
کر لی تو پھر تمہاری طاقتیں اس پر اثر انداز
نہ ہو سکیں گی اور اگر وہ بڑی تمہارے
پاس آ جاتے تو تم نہ صرف جاگونہ جن
بلکہ اس شیطانی قوت کو بھی جو آگ دیتا

"یہ ہم کہاں آگے ہیں؟ چنگلو نے تندر
پریشان لہجے میں کہا۔

"اس پہاڑی کے نیچے اس شیطانی قوت
کا معبد ہے اور جاگونہ جن اس معبد میں
پناہ لئے ہوئے ہے، چھن چنگلو نے چنگلو کو
بتایا۔

"پھر ہم اس معبد میں کیسے جائیں گے؟
چنگلو نے پوچھا۔

"ہم اس معبد میں داخل نہیں ہو سکتے
ہیں کسی طرح جاگونہ جن کو باہر نکالنا پڑے
گا، چھن چنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"تو پھر جلدی اس کو باہر نکالنے کی
کوئی ترکیب کرو، مجھے تو اس جگہ سے
وحشت ہو رہی ہے، چنگلو نے ادھر ادھر
دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہوا، چھن چنگلو نے کہا اور اس نے
آنکھیں بند کر لیں۔ وہ دل ہی دل میں
جاگونہ جن کا تصور کرنے لگا۔ مگر اس نے
دیکھا کہ جاگونہ جن کہیں نظر نہیں آ رہا۔ اس

کہلاتا ہے ختم کر سکتے ہو۔“
 ”مگر بندر بابا میں وہ بڑی کس طرح
 حاصل کر سکتا ہوں۔“ چمن چنگلو نے پوچھا۔
 ”اس کے لئے تمہیں پاتال جانا پڑے گا۔
 اور وہاں کی مخلوق کی شرط پوری کرنی پڑیگی
 بندر بابا نے جواب دیا۔
 ”میں پاتال جانے کے لئے تیار ہوں بابا،
 مجھے راتہ راتہ تاؤ۔“ چمن چنگلو نے جوشیلے لہجے
 میں کہا۔

”شاباش، اگر تم نے ذرا بھی عقلمندی کا
 مظاہرہ کیا تو وہ بڑی تمہیں مل جائے گی
 تم ایسا کرو، سمندر کے کنارے چلے جاؤ
 اور وہاں جا کر زور سے شاکر مچھلی کو
 آواز دو۔ تمہاری آواز پر شاکر مچھلی کنارے
 پر آ جائے گی تم اسے میرا نام لیکر کہنا
 کہ وہ تمہیں پاتال تک پہنچا دے۔ پھر تم اور
 چنگلو اس مچھلی کے پیٹ میں چلے جانا اور
 مچھلی تمہیں سمندر کے راستے پاتال تک پہنچا
 دے گی۔“ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

”بہتر بابا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
 چمن چنگلو نے اس کے پاس آ کر پنگلو کو تمام
 اس نے آنکھیں کھول دیں اور پنگلو کو حاصل کرنے کے
 بات بتائی۔ پنگلو بھی بڑی حاصل کرنے کے
 لئے پاتال جانے کے لئے تیار ہو گیا۔
 چنانچہ چمن چنگلو نے پنگلو کا ہاتھ پکڑ کر
 آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد جب اس
 نے آنکھیں کھولیں تو وہ سمندر کے کنارے
 پہنچ چکے تھے۔

”شاکر مچھلی تم کہاں ہو، شاکر مچھلی میری
 بات سنو۔“ چمن چنگلو نے سمندر کے کنارے کھڑے
 ہو کر زور زور سے آوازیں دینا شروع کر
 دیں۔

ابھی اس نے دو آوازیں دی تھیں کہ
 سمندر کے کنارے پر پانی میں زبردست ہلچل
 پیدا ہوئی اور پھر ایک پہاڑ جیسی مچھلی نے
 پانی سے سر باہر نکالا۔ اس کا منہ کسی
 بڑی خار کے دھانے جیسا تھا۔
 ”کیا بات ہے، کیوں مجھے بلایا ہے؟“ مچھلی

کی آواز سنائی دی۔
 مجھے بندر بابا نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم مجھے اور میسر دوست پنگلو کو پاتال تک پہنچا دو۔ چن چنگلو نے مچھلی سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "بندر بابا نے بھیجا ہے۔ پھر ٹھیک ہے۔ آؤ میسر منہ میں داخل ہو جاؤ۔" شارک مچھلی نے جواب دیا اور اپنا منہ کھول دیا۔ چن چنگلو نے پنگلو کا ہاتھ پکڑا اور پھر وہ شارک مچھلی کے بڑے سے منہ میں داخل ہو گیا۔ بظاہر تو اس کے منہ کے اندر گہرا اندھیرا تھا مگر جیسے ہی وہ اندر داخل ہونے لگا انہوں نے دیکھا کہ اندر بھی سی روشنی تھی۔ وہ دونوں مچھلی کے حلق میں پھسلنے چلے گئے اور پھر وہ مچھلی کے پیٹ میں پہنچ گئے۔ مچھلی کا پیٹ کسی بڑے کمرے کی طرح تھا جس میں بدبو دار پانی بھرا ہوا تھا۔ وہ دونوں ایک بڑی سی ہڈی پر پڑھ کر بیٹھ گئے۔ پیٹ کا پانی ان کے سینے تک

آتا تھا اور جب مچھلی جھٹکا کھاتی تو پیٹ کا پانی یوں اچھٹا جیسے سمند میں طوفان آ گیا ہو۔ وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو تالو کتے ہوتے تھے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد مچھلی کا جسم ساکت ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی مچھلی کے پیٹ کے اندر موجود پانی نے پوری قوت سے انہیں حلق کی طرف دھکیل دیا اور وہ چند لمحوں بعد مچھلی کے منہ میں پہنچ گئے۔

"ہم پاتال میں پہنچ گئے ہیں یہ سامنے جو راستہ نظر آ رہا ہے تم اس راستے میں سے گزر جاؤ تو اپنے آپ کو پاتال میں پاؤ گے۔ میں تمہارا یہیں انتظار کروں گی جب تم واپس آؤ گے تو میں تمہیں دنیا میں واپس لے جاؤں گی۔" مچھلی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔
 چن چنگلو نے دیکھا کہ وہ جگہ سمند کی تہ تھی جہاں پانی کے ساتھ کیچڑ ملا ہوا

تھا اور سامنے ایک غار سی منظر آ رہی تھی۔

چمن چنگو نے پنگو کا ہاتھ پکڑا اور مچھلی کے منہ سے باہر آکر وہ تیزی سے اس غار کے دھانے کی طرف بڑھنے لگا۔ دھانے کی چوڑائی اتنی تھی کہ وہ دونوں آسانی سے اندر داخل ہو سکتے تھے۔

چنانچہ وہ دونوں اس غار کے دھانے میں داخل ہو گئے۔ غار آگے جا کر مڑ گئی تھی اور جب وہ اس کے دوسرے سرے سے باہر نکلے تو وہ اپنے آپ کو ایک عجیب و غریب وادی میں دیکھ کر حیران رہ گئے۔

پاماں زمین کی تہہ میں ایک ایسی دنیا تھی جہاں ایک زمین کا کوئی شخص آج تک نہ پہنچا تھا۔ وہاں زیادہ تر اندھیرا چھایا رہتا تھا۔ البتہ بلکی بلکی روشنی بھی رہتی تھی جس سے یہ اندھیرا ملگجھا سا محسوس ہوتا تھا۔ یہاں زمین پر مخلوق ریختی رہتی تھی جس میں یہ مخلوق ریختی رہتی تھی۔ اس کی شکل صورت انسانوں کی سی تھی مگر پیر بطخ جیسے تھے۔ اس لئے وہ ہر وقت کیچڑ میں تیرتے رہتے تھے۔ ان کی رہائش گاہیں بھی کیچڑ میں بنی ہوئی تھیں وہ

جس کی سونگھنے اور سننے کی جس سب سے زیادہ تیز ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جب بھی کوئی غیر شے پاتال میں داخل ہوتی تو سب سے پہلے سردار چڑکتا تھا۔ اب بھی سردار کیچڑ میں بڑے اطمینان سے بیٹا ہوا تھا اور مزے لے لے کر اسے کھا رہا تھا کہ اچانک وہ چونک کر سیدھا بر گیا۔ دوسرے لمحے اس نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کسی نامانوس مخلوق کی پاتال میں آمد کا اعلان کر دیا اور اب باقی مخلوق نے بھی اپنی جسوں سے آنے والی شے کو ہڈیکھ لیا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف بٹتے چلے گئے اور پھر ایک نیم دائرہ سا بنا کر وہ اس سوراخ کی طرف بڑے جلد سے وہ نامانوس مخلوق اندر داخل ہوئی تھی۔ سردار سب سے آگے آگے تھا۔ اسے یہ تم کیسی مخلوق ہو جو کیچڑ میں پڑی رہتی ہو۔ اچانک ایک نامانوس سی آواز پاتال کی فضا میں گونجی۔

کیچڑ کھا کر ہی زندہ رہتے تھے۔ اس وقت پاتال کی مخلوق کیچڑ میں لٹھری ہوتی تیزی سے ریختی ہوئی ادھر ادھر جا رہی تھی۔ کچھ کیچڑ کھانے میں مصروف تھے ان میں سے ایک نے سر پر سوکھے کیچڑ کا بنا ہوا تاج پہنا ہوا تھا یہ اس مخلوق کا سردار تھا۔

مخلوق اندھی ہونے کی وجہ سے دیکھ تو نہ سکتی تھی مگر اس کی باقی جیسں ضرورت سے زیادہ تیز تھیں ان کے سننے کی جس اتنی تیز تھی کہ اگر دور کیچڑ کی تہ میں کوئی کیڑا بھی ریختا تو اس کے ریگھنے کی آواز انہیں سنانی دے جاتی۔ اور اس کے سونگھنے کی جس اتنی تیز تھی کہ ہلکی سے ہلکی خوشبو یا بدبو بھی فوراً وہ محسوس کر لیتے۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں نہ ہونے کے باوجود وہ اس طرح حرکت کرتے تھے جس طرح والے کتے تھے۔ یہاں سردار صرف اتنی کو بنایا جاتا تھا

میرا ایک دشمن ہے جس کے پاس بہت سی پراسرار طاقتیں ہیں اگر میرے پاس بڑی برتو تو اس کی طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور میں اپنے اور آگ دیتا کے دشمن کا خاتمہ کر سکوں گا۔ جاگوں جن نے جواب دیا۔

اگر ہم تمہیں وہ مقدس بڑی دینے سے انکار کر دیں تب سردار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

اگر تم انکار کر دو گے تو میں زبردستی چھین لوں گا۔ جاگوں جن نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

تو پہلے تم چھیننے کی کوشش کر لو۔ اس کے بعد نہیں سوچوں گا کہ تمہیں بڑی دی جاتے یا نہیں۔ سردار نے کڑخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ مخلوق شاید

جاگوں جن نے سوچا کہ یہ مخلوق شاید اس کی طاقت کا امتحان لینا چاہتی ہے۔ اس لئے اگر اس کے سردار کو گردن سے پھوٹ کر اٹھا لیا جائے اور اسے موت کی

تم کون ہو، گتے تو تم ہماری طرح ہو مگر تمہارے پیر ہم سے مختلف ہیں اور تمہارا جسم بہت بڑا ہے۔ سردار نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

اسے مجھے تو آگ دیتا نے بتایا تھا کہ تم اندھے ہو مگر تم باتیں تو ایسے کرتے ہو جیسے تم مجھے دیکھ رہے ہو۔ آئیوآلے نے جو جاگوں جن تھا حیرت بھرا لہجے میں کہا۔

ہاں ہم اندھے ہیں مگر اپنی دوسری حسوں کے ذریعے تمہیں دیکھ سکتے ہیں۔ پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور پتاں میں کیسے آئے ہو؟ سردار نے کڑخت لہجے میں جواب دیا۔

میرا نام جاگوں جن ہے اور میں آگ دیتا کا غلام ہوں۔ آگ دیتا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم مجھے وہ مقدس بڑی دے دو جو تمہارے پاس ہے۔ جاگوں جن نے کہا۔

مقدس بڑی وہ تم کیوں لینا چاہتے ہو؟ سردار نے چونک کر پوچھا۔

دھکی دی جائے تو سردار خوفزدہ ہو کر بغیر کوئی شرط منواتے بڑی دے دے گا۔ چنانچہ اس نے زور سے کہا۔

”تو پھر تم میری طاقت دیکھو، میں تو آگ دھرتا کی وجہ سے خاموش تھا ورنہ میں تم سب کا قہر بنا سکتا ہوں۔ جاگوں جن نے اپنے لہجے کو خوفناک بناتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر سردار کی گردن پھڑنی چاہی مگر دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کا جسم حرکت ہی نہیں کر رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ بالکل منطوق ہو گیا ہو۔“

”اسے یہ میرا ہاتھ کیوں حرکت نہیں کرتا؟ جاگوں جن نے اس بار پریشان لہجے میں کہا۔

”ہماری مرضی کے بغیر تم حرکت بھی نہیں کر سکتے سبجے۔ اب ہم نے تمہیں منطوق کر دیا ہے اور ہم چاہیں تو ایک لمحے میں تمہیں کھا جائیں مگر چونکہ تم آگ دھرتا کے بیٹھے ہوئے ہو اس لئے ہم تمہیں کھائینگے نہیں

مگر ہم تمہیں شرط منواتے بغیر بڑی بھی نہیں دے سکتے۔ بولو کیا تم ہماری شرط پوری کرنے کے لئے تیار ہو؟ سردار نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”ہاں میں تیار ہوں۔ جاگوں جن نے بے بسی سے جواب دیا۔ اس کے علاوہ وہ اور کہہ بھی کیا سکتا تھا۔

مگر اس سے پہلے کہ سردار اُسے شرط بتاتا وہ ایک بار پھر چونک پڑا اور تیزی سے کہنے لگا۔

”کوئی اور مخلوق آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی باقی مخلوق نے بھی نئے آنیوالوں کی آمد محسوس کر لی اور وہ تیزی سے اس سوراخ کی طرف ریگنے لگے۔

جاگوں جن منطوق حالت میں وہیں کھڑا کا کھڑا رہ گیا۔ البتہ وہ بھی سر گھا کر ادھر دیکھنے لگا جہر وہ مخلوق جا رہی تھی۔ یہ بھی ایک بڑا سا سوراخ تھا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پوڑی ہونے چلی گئیں۔

ادھر جیسے ہی چھن چھنگلو اور پنگلو اندر داخل ہوتے وہ ٹھٹھک کر رک گئے اور حیرت سے اس عجیب و غریب اور یکپڑ میں رہنے والا مخلوق کو دیکھنے لگے۔ کیوں آتے ہو؟ کون ہو تم اور یہاں کیوں آتے ہو؟ مخلوق کے سردار نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میرا دوست پنگلو ہے۔ ہمیں یہاں بندر پانا نے بھیجا ہے تاکہ ہم تم سے مقدس بڑی لے آئیں۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

تم مقدس بڑی کیوں لینا چاہتے ہو؟ سردار نے چھن چھنگلو سے بھی وہی سوال کیا جو اس سے پہلے وہ جاگڑہ جن سے کر چکا تھا۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایک شیطانی طاقت کا تماندہ جاگڑہ جن وہ بڑی لینے تمہارے پاس پہنچنے والا ہے۔ اگر یہ بڑی اس کے پاس پہنچ گئی تو وہ اور زیادہ دلیر ہو کر مظلم کرنے لگ جائے گا اور اگر

کیونکہ اس نے دیکھا کہ اس سوراخ میں سے چھن چھنگلو اور پنگلو اندر آ رہے ہیں۔ آگ دیتا یہ چھن چھنگلو یہاں بھی پہنچ گیا ہے۔ جاگڑہ جن نے دل ہی دل میں آگ دیتا سے مخاطب ہو کر کہا۔

تم فکر نہ کرو۔ یہاں پاتاں میں نہ تم آسے کچھ کہہ سکتے ہو اور نہ وہ تمہیں کچھ کہہ سکتا ہے۔ وہ بھی مقدس بڑی حاصل کرنے کے لئے آیا ہے۔ یہ مخلوق آسے بھی وہی شرط بتائے گی جو تمہیں بتائے گی تم کوشش کرنا کہ وہ شرط پوری نہ کریں۔ آگ دیتا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

”اچھا اچھا پھر ٹھٹھک سے شرط تو ظاہر ہے میں بھی پوری کروں گا۔ اس حقیر آدم زاد کی کیا مجال کہ وہ میرے مقابلے میں شرط جیت سکے۔ مجھے تو صحت اس کی پراسرار طاقتوں سے ڈر لگتا ہے ورنہ تو میں اسے مکھی کی طرح مسل کر رکھ دوں۔“ جاگڑہ جن نے غرور سے ہوتے ہوئے کہا۔

یہ بڑی میں نے حاصل کر لی تو میں دنیا سے اس ظالم کا خاتمہ آسانی سے کر سکوں گا۔ چمن چنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا مگر یہ بات حیرت انگیز تھی کہ اُسے وہاں جاگنہ جن نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جاگنہ جن جس جگہ کھڑا تھا وہاں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا جبکہ وہ قدرے روشنی میں کھڑے تھے۔

یہ بڑی میں نے حاصل کر لی تو میں دنیا سے اس ظالم کا خاتمہ آسانی سے کر سکوں گا۔ چمن چنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا مگر یہ بات حیرت انگیز تھی کہ اُسے وہاں جاگنہ جن نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جاگنہ جن جس جگہ کھڑا تھا وہاں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا جبکہ وہ قدرے روشنی میں کھڑے تھے۔

اگر ہم تمہیں وہ بڑی نہ دیں تو پھر تم کیا کرو گے؟ سزا نے پوچھا۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں، میں بندر بابا سے پوچھوں گا۔ پھر جیسا وہ کہیں گے ویسا ہی کروں گا۔ ویسے میری یہ درخواست ہے کہ تم وہ بڑی مجھے دے دو تاکہ میں ظالم جاگنہ جن کا خاتمہ کر سکوں۔ چمن چنگلو نے جواب دیا۔ چمن چنگلو، آگ دلاتا کا غلام یہاں پہنچ چکا ہے۔ وہ بھی بڑی حاصل کرنا چاہتا

اگر ہم تمہیں وہ بڑی نہ دیں تو پھر تم کیا کرو گے؟ سزا نے پوچھا۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں، میں بندر بابا سے پوچھوں گا۔ پھر جیسا وہ کہیں گے ویسا ہی کروں گا۔ ویسے میری یہ درخواست ہے کہ تم وہ بڑی مجھے دے دو تاکہ میں ظالم جاگنہ جن کا خاتمہ کر سکوں۔ چمن چنگلو نے جواب دیا۔ چمن چنگلو، آگ دلاتا کا غلام یہاں پہنچ چکا ہے۔ وہ بھی بڑی حاصل کرنا چاہتا

آ گیا۔ وہ اس کے قریب پہنچ کر رک گئے۔

پنگلو نے جیسے ہی جاگو نے جن کو دیکھا وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھرتی سے اس کی پٹلی پر کاٹ لیا۔ جاگو نے جن بری طرح تڑپ اٹھا۔

اسی لمحے سردار نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پنگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم حرکت کرنے سے معذور ہو گیا ہو۔

اچھی طرح سن لو، تم اس وقت پاتال میں ہو اور یہاں کا سردار میں ہوں۔ یہاں کسی کی طاقت کام نہیں کر سکتی اگر تم دونوں نے ایک دوسرے سے رٹنے کے متعلق سوچا تو میں تم دونوں کو یہاں سے باہر نکال دوں گا۔ تم نے آپس میں رٹنے کی بجائے صرف شرطیں پوری کرنا ہیں پھر میں ہڈی جیتنے والے کو دیکر یہاں سے بیچ دوں گا اور دوسرے

کو بھی۔ آپس میں لڑائی تم زمین کے جاکر کرنا۔ سردار نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

ٹھیک ہے سردار، پنگلو جانو ہے اس غلطی ہو گئی ہے آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ تم ٹھیک نہ کرو۔ چھن چھنگلو نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

تم سچی وعدہ کرو جاگو نے جن ورنہ میں بڑی بغیر کسی شرط کے چھن چھنگلو کو دے دوں گا۔ سردار نے جاگو نے جن سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں بھی آگ دیتا کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ یہاں چھن چھنگلو سے نہیں لڑونگا۔ جاگو نے جن کو مجبوراً وعدہ کرنا پڑا۔

ٹھیک ہے اب شرطیں سن لو۔ پہلی شرط یہ ہے کہ یہاں موجود کیچڑ میں سے تمام پانی خشک کر دو۔ حتیٰ کہ پانی کا ایک قطرہ بھی کیچڑ میں باقی نہ رہے

شرط پوری کرنے کی کوشش کی تو کام خراب ہو جاتا تھا اس لئے پہلی شرط پوری کرنے کا پہلا موقع مجھے دو اور دوسری شرط پوری کرنے کا پہلا موقع چھن چھنگلو کو دینا۔

تمہاری بات ٹھیک ہے۔ میں تمہیں پہلی شرط پوری کرنے کا موقع پہلے دیتا ہوں اگر تم ناکام رہے تو پھر چھن چھنگلو کوشش کرے گا۔ سردار نے اس کی بات مان لی۔ جاگوں جن منہ کے بل کیچڑ میں لیٹ گیا اور اس نے اپنی بڑی سی زبان باہر نکال کر کیچڑ میں موجود پانی چاٹنا شروع کر دیا۔ پورے جن ہونے کی وجہ سے وہ آگ کا بنا ہوا تھا اس لئے جیسے ہی پانی اس کی زبان سے گلتا بھاپ بن کر اڑ جاتا۔ اس طرح اس نے تیزی سے کیچڑ میں موجود پانی ختم کرنا شروع کر دیا۔

چھن چھنگلو اور پنگو دیکھ رہے تھے کہ کیچڑ میں سے پانی تیزی سے خشک ہوتا جا رہا تھا اور کیچڑ خشک ہوتا جا رہا

اور دوسری شرط یہ ہے کہ جتنا کیچڑ یہاں موجود ہے اتنا ہی کیچڑ اور پیدا کیا جائے۔ سردار نے دو شرطیں بتاتے ہوئے کہا۔

یہ کیسی شرطیں ہیں، ہمیں تو سمجھ نہیں آئی۔ کیچڑ میں سے پانی خشک کر لو اور اتنا کیچڑ اور پیدا کر دو۔ چھن چھنگلو اور جاگوں جن نے بیک آواز ہو کر کہا۔

بس میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے دو شرطیں تمہیں بتا دی ہیں اب تم جانو اور تمہارا کام۔ سردار نے جواب دیا۔

اور وہ دونوں سوچنے لگے کہ کس طرح یہ شرطیں پوری کی جائیں۔

جاگوں جن کو اور تو کچھ سمجھ نہ آئی اس نے یہی سوچا کہ وہ کیچڑ میں موجود پانی پینا شروع کر دے۔ اسے یقین تھا کہ وہ یہاں کا تمام پانی پنی جاتے گا اور اس طرح کیچڑ خشک ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

سنو سردار، اگر ہم دونوں نے بیک وقت

ادہ چھن چنگو اس کی بات پر ہنس پڑا۔
 اہل سردار! ابھی کیچڑ کا پانی خشک نہیں
 دیکھو یہ پانی ابھی موجود ہے۔ چھن چنگو
 سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔
 ہاں پانی تو موجود ہے۔ مگر پہلے تو
 خشک ہو گیا تھا۔ اب اچانک کہاں سے
 گیا۔ سردار چونکہ اندھا تھا اس لئے وہ
 نہ دیکھ سکا کہ چنگو نے پشاب کیا

ہے۔ نہیں سردار یہ پانی نہیں ہے۔ یہ اس
 بندر نے پشاب کیا ہے۔ میں اس کا
 پشاب نہیں چاٹوں گا۔ تم نے پانی خشک کرنے
 کے لئے کہا تھا۔ جاگوں جن نے احتجاج
 کے لئے نہیں کہا تھا۔ جاگوں جن نے احتجاج
 کرتے ہوئے کہا۔ کچھ نہیں جانتا۔ میرے
 میں پشاب وغیرہ کچھ شرط کے مطابق تم
 لئے یہ پانی بھی خشک کرنا ہے۔ ورنہ میں
 نے یہ پانی بھی اعلان کر دوں گا۔ سردار نے
 تمہاری بار

تھا۔ وہ دونوں سوچ رہے تھے کہ جاگوں
 جن یہ شرط یقیناً جیت جائے گا۔
 جاگوں جن بڑی تیزی سے پانی چاٹتا چلا
 جا رہا تھا اور وہ دونوں خاموش کھڑے
 یہ سب کچھ مڑتا دیکھ رہے تھے۔
 تقریباً آدھے گھنٹے بعد کیچڑ بالکل خشک
 ہو گیا اور کیچڑ میں پانی کا ایک قطرہ
 بھی باقی نہ رہا۔ اس وقت جاگوں جن
 خوشی سے ناچتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔
 میں نے شرط جیت لی ہے۔ میں نے
 شرط جیت لی ہے۔ جاگوں جن نے خوشی
 سے ناچتے ہوئے کہا۔
 پھر اس سے پہلے کہ سردار کوئی
 جواب دیتا۔ چنگو نے وہیں کھڑے کھڑے
 پشاب کرنا شروع کر دیا۔
 "ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو؟ چھن چنگو
 نے حیران ہو کر پنگو سے پوچھا۔
 "شرط پوری کرنے کے لئے جاگوں جن میرا
 پشاب بھی چاٹے۔ پنگو نے مسکراتے ہوئے

فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
 اب چاٹو میرا پشاب میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے نہیں چاٹتے۔ چننگو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔
 اب جاگوں جن کے لئے یہ بڑی شرم کی بات تھی کہ وہ ایک بندر کا پشاب زبان سے چاٹتا اور اگر نہ چاٹتا تو شرط ہار جاتا۔ وہ چند لمحوں تک تو کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ پھر اس نے سوچا کہ اگر میں یہ شرط ہار بھی جاؤں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ چھن چننگو یہ شرط نہیں جیت سکتا کیونکہ وہ بھی پشاب نہیں چاٹے گا۔ یہ سوچ کر اس نے سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔
 کچھ بھی ہو سردار! میں اس بندر کا پشاب نہیں چاٹوں گا۔ جاگوں جن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
 تم یہ شرط پوری نہیں کر سکتے۔ اب میں چھن چننگو کو کہوں گا کہ

وہ یا اس کا ساتھی شرط پوری کرے۔ سردار نے کہا۔
 مگر سردار اس پشاب کے علاوہ باقی پانی تو میں نے خشک کر دیا ہے۔ اب اگر اس کا ساتھی اپنا پشاب خود چاٹ لے تو پھر تو یہ شرط پوری کر لیں گے۔ انصاف تو یہ ہے کہ یہاں کھچڑ میں دوبارہ ویسے ہی پانی ڈال دیا جائے پھر اسے کہا جائے کہ وہ اس پانی کو خشک کرے۔ جاگوں جن نے کہا۔
 نہیں تم نے شرط خود لگائی تھی اس لئے تمہارے بعد کھچڑ کی جو بھی حالت ہو، چھن چننگو کو وہی حالت ملے گی۔ سردار نے جواب دیا۔
 اچھا چلو میں دیکھتا ہوں کہ یہ کس طرح اپنے ساتھی بندر کا پشاب پیتا ہے۔ جاگوں جن نے کہا۔
 اب تمہاری باری ہے۔ ہاں تو چھن چننگو نے کہا۔
 میں موجود پانی خشک کرو۔ سردار نے کھچڑ

چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔
 ”چھن چھنگلو میں اپنا پشاب چاٹ لوں۔
 اس طرح ہم شرط تو جیت جائیں گے۔“
 چھنگلو نے کہا۔

”نہیں میں نے اس کے لئے ایک اور
 ترکیب سوچ لی ہے۔“ چھن چھنگلو نے کہا اور
 پھر اس نے اپنی جیب میں سے دو
 پتھر نکالے اور بیٹھ کر ان دونوں کو تیزی
 سے آپس میں رگڑتے لگا۔ دو تین بار کی
 کوششوں کے بعد پتھروں میں سے چنگائیاں
 سی نکلیں اور دوسرے لمحے مٹی میں موجود
 چھنگلو کے پشاب نے آگ پکڑ لی۔

چھن چھنگلو جانتا تھا کہ بندر کے پشاب
 میں تیزاب کی کثیر مقدار ہوتی ہے اس
 لئے اس نے یہ ترکیب سوچی تھی۔ اور
 اس کی یہ ترکیب کامیاب رہی۔ پشاب مٹی
 میں جہاں جہاں بھی موجود تھا جلتا چلا
 گیا اور اس وقت تک جلتا رہا جب تک
 پشاب کا ایک قطرہ تک مٹی میں موجود

تھا۔ جب آخری قطرہ بھی جل گیا تو
 آگ خود بخود بجھ گئی۔ اب مٹی میں پانی
 یا پشاب کا ایک قطرہ بھی باقی نہ
 رہا تھا۔

چھن چھنگلو! کہیں میری طرح یہ جاگڑہ جن
 بھی پشاب نہ کر دے۔“ چھنگلو نے چھن چھنگلو
 کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔
 ”نہیں جن پشاب نہیں کرتے اس لئے
 اس بات سے بے فکر رہو۔“ چھن چھنگلو نے
 مکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور وہی ہوا، جاگڑہ جن کھڑا دیکھتا رہ
 گیا اور چھن چھنگلو شرط جیت گیا۔
 جیسے ہی ٹکیٹ میں سے پشاب کا آخری
 قطرہ خشک ہوا سردار نے چھن چھنگلو کے

جینے کا اعلان کر دیا۔
 ”جاگڑہ جن کا غصے کے ماسے برا حال
 ہو گیا۔ کیونکہ پانی اس نے خشک کیا تھا
 اور شرط خواستوار چھن چھنگلو جیت گیا اگر یہ
 بندر شرارت نہ کرتا تو یقیناً وہ یہ شرط

جیت چکا تھا۔ مگر چونکہ وہ آگ دیرتا
کی قسم کھا کر وعدہ کر چکا تھا اس
لئے مجبور تھا۔ دانت پیس کر رہ گیا۔
"اب دوسری شرط پہلے پوری کرنے کی
باری چھن چنگلو کی ہے۔ اس لئے میں
چھن چنگلو سے کہتا ہوں کہ وہ شرط پوری
کرے۔ چھن چنگلو سے سردار نے مخاطب ہو
کر کہا۔

"دوسری شرط یہی ہے کہ جتنا کیچڑ اس
وقت یہاں موجود ہے اتنا ہی اور پیدا
کیا جائے۔ چھن چنگلو نے پوچھا۔
"ہاں یہی ہے۔" سردار نے جواب دیا۔
"تو سردار سمجھو کہ میں یہ شرط جیت
چکا ہوں۔ اب تم بڑی میرے حوالے کر
دو۔ چھن چنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تم نے
کیا مطلب، میں سمجھا نہیں کہ تم نے
کیے شرط جیت لی؟ سردار نے حیرت بھرے
لبجے میں پوچھا۔
"دیکھو سردار! تم نے یہ کہا ہے کہ

جتنا کیچڑ یہاں موجود ہے اتنا ہی اور پیدا
کر دوں۔ مگر یہاں سرے سے کیچڑ موجود ہی
نہیں ہے اس لئے میں اور کیا پیدا کر دوں
بس اسی بات پر میں نے یہ شرط جیت
لی ہے۔ چھن چنگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا
یہ کیچڑ نہیں جس میں سے تم نے
پانی خشک کیا ہے۔ سردار ابھی تک چھن چنگلو

کی بات نہ سمجھ سکا تھا۔
"سردار سمجھنے کی کوشش کرو۔ کیچڑ مٹی
اور پانی کے ملنے سے بنتا ہے اگر مٹی
میں پانی نہ ہو تو اسے کیچڑ نہیں کہا
جا سکتا اسے مٹی ہی کہیں گے۔ اب
یہاں کیچڑ نہیں ہے بلکہ مٹی موجود ہے۔
چھن چنگلو نے اسے اور زیادہ وضاحت سے

سمجھاتے ہوئے کہا۔
سردار کچھ لمحے کھڑا سوچتا رہا۔ پھر سر
دلاتے ہوئے کہنے لگا۔
"تم جید ذہین اور عقلمند ہو چھن چنگلو
تم نے بڑی ذہانت سے یہ شرط جیت

لی ہے۔ مگر اب مجھے جاگنہ جن سے بھی
پوچھنا پڑے گا۔

"ہاں جاگنہ جن اب تم دوسری شرط
پوری کرو: سردار نے جاگنہ جن سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"میرا وہی جواب ہے جو چھین چھنگلو کا ہے
اس لئے دوسری شرط میں بھی جیت چکا
ہوں: جاگنہ جن بھی اب ہوشیار ہو چکا تھا۔

"تو اس کا مطلب ہے دوسری شرط
تم دونوں جیت چکے ہو۔ اس لئے میں
تیسری شرط عائد کرنے پر مجبور ہوں۔

"تیسری شرط یہ ہے کہ تم دونوں میں
سے جو کوئی لڑائی میں ایک دوسرے کو
شکت دے دے گا وہ جیت جائے

گا۔ ایک طرف جاگنہ جن ہو گا اور دوسری
طرف چھین چھنگلو اور اس کا ساتھی بند۔

لڑائی ہمارے سامنے ہو گی اور تم دونوں
دب جمانی طاقت یا عقل استعمال کر سکو گے
نیکی یا بدی کی طاقتیں استعمال میں نہ

لاؤ گے:۔ مگر یہ زیادتی ہے جاگنہ جن قد و قامت اور

طاقت کے لحاظ سے ہم دونوں سے زیادہ
ہے: چھین چھنگلو نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"کیچھو چھین چھنگلو مجھے اس بات کا علم
ہے کہ جاگنہ جن طاقت میں تم دونوں سے
زیادہ ہے مگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ

تم دونوں عقل میں اس سے زیادہ ہو۔
جس طرح تم نے ذہانت سے دوسری
شرط جیت لی ہے اور جس طرح تمہارے

دوست پھنگو بندر نے پشاپ کر کے جاگنہ جن
کو پہلی شرط ہارنے پر مجبور کیا ہے اس
سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم دونوں عقل میں

جاگنہ جن سے کہیں زیادہ آگے ہو۔ اس
لئے استعمال کرنا اور جاگنہ جن طاقت استعمال
کے پھر فیصلہ ہو جائے گا کہ کون

جیتا ہے اور کون ہارا ہے: سردار نے
تفصیل سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

جاگوں جن کے کانوں پر موجود دونوں
 ماپ اب پھینکانے آگ گئے تھے۔ اور
 جاگوں جن کی آنکھوں میں خوفناک چمک
 ابھر آئی تھی۔
 اور پھر جاگوں جن کے ہاتھ نے بجلی
 کی سی تیزی سے حرکت کی اور چھین چھنگو
 کو پھٹا چاہا۔ مگر چھین چھنگو پوری طرح ہوشیار
 تھا وہ جھکائی دے کر ایک طرف ہو
 گیا اور جاگوں جن کا وار خالی گیا۔
 اسی لمحے جاگوں جن بری طرح بلبلا رہا
 تیزی سے پٹا کیونکہ پنگو نے اس کی
 پنڈلی میں کھٹ لیا تھا۔ اور کانا بھی
 اس بری طرح تھا کہ اس کی لورٹی
 دانوں سے کھینچ لی تھی۔
 جاگوں جن نے پٹے ہی پنگو پر ہاتھ
 ڈالنا چاہا مگر اس سے پہلے کہ وہ پنگو
 کو کپڑے میں کامیاب ہوتا۔ چھین چھنگو نے
 اس کی زخمی پنڈلی پر لات
 مار دی اور جاگوں جن ایک بار پھر بلبلا

مگر ہار جیت کا فیصلہ کیسے ہوگا اس
 کے متعلق بھی بتاؤ۔ جاگوں جن نے کہا۔
 جس طرح بھی ہو، چاہے کوئی ایک ٹکٹ
 تسلیم کر لے یا مڑ جلتے۔ سردار نے
 جواب دیا۔

ٹیک ہے میں تیار ہوں۔ مجھے یقین
 ہے کہ میں یہیں ان دونوں کا خاتمہ
 کر دوں گا۔ اس کے بعد مجھے ہڈی حاصل
 کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔
 جاگوں جن نے خوشی سے بھرپور لہجے
 میں کہا۔

جو مرضی آئے کرو۔ بہر حال میں نے ہڈی
 اُسے دینی ہے جو شرط جیت جائیگا۔ سردار
 نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی چھین چھنگو نے پنگو
 کے کان میں سرگوشی کی اور پنگو سر ہلاتا
 ہوا پیچھے کی طرف کھینکے لگ گیا جب کہ
 چھین چھنگو تیزی سے آگے بڑھ کر جاگوں جن
 کے سامنے آگیا۔

ہوا مڑ گیا۔ اچھی وہ ٹھیک طرح مڑا بھی نہ تھا کہ پنگلو نے اس کی دوسری پٹلی میں کاٹ لیا اور جاگرنہ جن ایک بار پھر تڑپ کر رہ گیا۔

اور اب تو یہ حالت ہو گئی کہ وہ آگے مڑ کر چھین چنگلو کو پکڑنا چاہتا تو پنگلو اسے کاٹ لیتا اور اگر وہ مڑ کر پنگلو کو پکڑنے کی کوشش کرتا تو چھین چنگلو اس کے زخم پر ضرب لگا دیتا۔ جاگرنہ جن کی حالت اس یکپہ جیسی ہو گئی جسے کتوں نے گھیر لیا ہے۔

اور پھر پنگلو کی بد قسمتی کہ ایک بار وہ جاگرنہ جن کے ہتھے پڑھ گیا۔ جاگرنہ جن نے خوفناک چیخ مارتے ہوئے پنگلو کو اپنے منہ میں ڈالنا چاہا ہی تھا کہ چھین چنگلو بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور اس نے خشک مٹی کی مٹی مبر کر جاگرنہ جن کی آنکھوں میں جھونک دیا۔ جاگرنہ جن نے

بے اختیار آنکھوں پر رکھ لئے۔ پنگلو جیسے ہی نیچے گرا وہ اچھل کر آگے بڑھا اور اس نے جاگرنہ جن کے پیٹ سے پیٹ پر دانت جما دیئے۔

جاگرنہ جن نے انڈوں کی طرح پیٹ پر ہاتھ مارا مگر اس سے پہلے کہ وہ پنگلو کو پکڑتا۔ پنگلو نے اس کے پیٹ پر سے چھلانگ لگائی اور اس کے کانڈھے پر جہاں سانپ پہنکار رہا تھا۔ پڑھ گیا اس نے دونوں ہاتھوں سے سانپ کی گردن پکڑ لی اور پوری قوت سے اس کا منہ

جاگرنہ جن کی گردن سے لگا دیا۔ سانپ نے جو پہلے ہی غصے کے مارے میں کھا رہا تھا بڑی طرح پٹنے کی کوشش کی اور اس نے پنگلو کو کھانا چاہا مگر پنگلو اچھل کر نیچے آ گیا اور سانپ نے غصے کی شدت سے جاگرنہ جن کو ہی کاٹ لیا۔ جیسے ہی اس نے جاگرنہ جن کو کھانا

تھا۔ ادھر پنگلو نے داد لگا لگا کر جاگوں جن
پنڈلیاں بڑی طرح زخمی کر دیں اور پھر
یہ حالت ہو گئی کہ جاگوں جن میں
ہونے کی ہمت نہ رہی۔
اسی لمحے چھن چنگلو نے جیب سے پتھر
اٹکے اور پھر اس نے تھاک کر وہ
پتھر پوری قوت سے جاگوں جن کے سر پر

دھکے دیئے۔
پتھر گئے سے جاگوں جن کے ہوش گم
ہو گئے اور وہ بیہوش ہو کر ساکت ہو گیا۔
"بس بس تم جیت گئے ہو چھن چنگلو، میں
تمہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ سردار نے ہاتھ
اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور چھن چنگلو اور پنگلو
دونوں خوشی سے اچھل پڑے۔
"تم یہیں ٹھہرو، میں تمہیں وہ مقدس
پتھر لا دیتا ہوں۔" سردار نے کہا اور وہ
تیزی سے ایک طرف ریگتا چلا گیا۔
تقریباً پانچ منٹ بعد جب وہ واپس آیا

جاگوں جن کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ
بڑی طرح زمین پر گر کر تڑپنے لگا اور
اس کے ساتھ ہی وہ سانپ جس نے جاگوں
جن کو کاٹا تھا مردہ ہو کر اس کے کندھے
کے اندر سٹما چلا گیا اور پھر وہ اس
کے کندھے میں ہی غائب ہو گیا۔ اب وہ
کدھا خالی تھا۔

چھن چنگلو نے اچھل کر دوسرے کندھے پر
موجود سانپ کی گردن پکڑ لی اور اس کا
منہ پوری قوت سے جاگوں جن کی گردن کی
دوسری طرف رگڑ دیا۔ اس سانپ نے بھی دشت
کے عالم میں جاگوں جن کی گردن پر کاٹ
لیا اور جاگوں جن اور بڑی طرح تڑپنے اور
چیخنے لگا۔ اس کے کندھے کا دوسرا سانپ
بھی اس کے جسم میں غائب ہو گیا۔
جاگوں جن پھرتی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر
اب وہ وقتی طور پر اندھا ہو چکا تھا۔
اسے چھن چنگلو اور پنگلو نظر نہیں آ رہے
تھے۔ اور وہ ویسے ہی ہوا میں ہاتھ لہرا

تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی بڑی تھی۔

یہ ہے وہ مقدس بڑی جس کے سحر حقدار تم ہو۔ سردار نے بڑی چھن چنگلو کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ اور چھن چنگلو نے وہ بڑی اس کے ہاتھ سے لے لی۔

بہت بہت شکر یہ سردار! میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ چھن چنگلو نے سردار کے ہاتھ سے بڑی لیتے ہوئے کہا۔ اب تم اپنی دنیا میں جا سکتے ہو۔ سردار نے کہا۔

مگر یہ جاگنہ جن کیسے واپس جائیگا؟ چھن چنگلو نے بے ہوش پڑے جاگنہ جن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ سردار کوئی جواب دیتا جاگنہ جن نے کراہتے ہوئے کر دٹ بدلی اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ اب تک آنکھیں مل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار چھائے ہوئے تھے۔ آنکھیں

نے کے بعد جب وہ کچھ دیکھنے کے قابل ہوا تو اس نے چھن چنگلو کو ہاتھ میں بڑی پکڑے دیکھا اور وہ پانگلوں کی طرح چھن چنگلو پر بھٹ پڑا۔ اس کی کوشش سستی کہ وہ چھن چنگلو کے ہاتھ سے بڑی چھین لے۔ مگر چھن چنگلو تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔

اسی لمحے سردار نے ہاتھ اٹھایا۔ اور جاگنہ جن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔

تم یہاں کچھ نہیں کر سکتے۔ مقدس بڑی چھن چنگلو نے حاصل کر لی ہے اور اب تم دونوں اپنی اپنی دنیا میں واپس چلے جاؤ اور وہاں جا کر آپس میں فیصلہ کرو۔

سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اشارہ کیا اور اس کے اشارے کے ساتھ ہی جاگنہ جن ہوا میں اٹھتا چلا گیا اور پھر وہ اس سوراخ میں جا کر غائب ہو گیا۔

جدمر سے وہ پاتاں میں داخل ہوا تھا۔

اس کے بعد سردار نے چھن چنگو کی طرف
دیکھا۔ چھن چنگو نے باقاعدہ سردار سے ہاتھ
لایا اور پھر چنگو نے بھی۔ اور وہ دونوں
اس سوراخ کی طرف بڑھ گئے جہاں سے
وہ آئے تھے۔

سوراخ سے باہر شارک مچھلی ابھی تک
ان کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ دونوں ایک
بلد پھر شارک مچھلی کے پیٹ میں داخل ہو
گئے اور شارک مچھلی انہیں لے کر سطح
سمندر کی طرف تیرنے لگی۔

جاگوں جن سوراخ سے باہر نکلا تو سبز
سانپ وہاں موجود تھا۔ وہ ایک بار پھر
سبز سانپ کے جسم سے لپٹ گیا اور سبز
سانپ اسے لئے ہوتے تیزی سے واپس جانے
لگا۔ تھوڑی دیر بعد سبز سانپ نے اسے
سانپوں کی وادی میں پہنچا دیا۔ وہاں سے جاگوں
رکھڑاتا ہوا آگ کی دیوار کی طرف بڑھا۔
اسے پار کر کے سرنگ کے راستے وہ
دیوتا کے بت کے قدموں میں پہنچ گیا۔
وہاں پہنچ کر وہ بے اختیار بت کے سامنے
سجود میں گر پڑا۔
آگ دیوتا مجھے بچا لو۔ وہ شیطان آدم زاد
پڑی لے گیا ہے۔ جاگوں جن نے شکست خوردہ
بلجے میں کہا۔

تم میرے پیٹ کے اندر گھس جاؤ۔ میرا پیٹ برابر ہر جاتے گا۔ تم اندر سے سب کچھ دیکھ سکو گے مگر چھین چھنگو تمہیں نہ دیکھ سکے گا۔ اس طرح وہ تمہیں ٹوسنڈتا رہ جائیگا۔ آگ دیوتا نے کہا۔

”مگر دیوتا کہیں وہ تمہارے بت کو توڑنے پر نہ تل جاتے؟ جاگوں جن نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں میرا بت وہ آسانی سے نہیں توڑ سکتا۔ میرا بت توڑنے کے لئے آگ مچھلی کے پیٹ کا پانی چاہئے۔ اور آگ مچھلی اس کے قابو میں نہیں آ سکتی۔ اس لئے بے فکر رہو۔ آگ دیوتا نے کہا۔

جاگوں جن یہ سن کر خوش ہو گیا۔ اس نے بت کے پیٹ پر مک مارا۔ اس کے مک مارتے ہی بت کا پیٹ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اندر ایک کافی بڑا کمرہ تھا۔ وہ اس کے اندر چلا گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی پیٹ دوبارہ برابر ہو گیا۔

”ہاں مجھے معلوم ہے تم وہاں سے بھی شکست کھا آتے ہو بلکہ اپنی ادھی طاقت بھی گنوا آتے ہو۔ آگ دیوتا کی آواز سنائی دی۔

”ادھی طاقت کونسی؟ جاگوں جن نے حیرت بھرے انداز میں سر اٹھا کر پوچھا۔

”تمہارے کندھوں پر موجود دونوں سانپ تمہاری ادھی طاقت تھے۔ بہر حال اب چھین چھنگو وہ بڑی لے گیا ہے اور وہ جلد ہی اس بڑی کی وجہ سے میری عبادت گاہ میں بھی داخل ہو جائے گا۔ اب تمہارے اور میرے بچنے کی ایک ہی صورت ہے۔ آگ دیوتا نے کہا۔

”وہ کونسی؟ جلدی بتاؤ دیوتا جلدی بتاؤ۔ جاگوں جن نے پوچھا۔ وہ چھین چھنگو سے سخت خرمزردہ ہو گیا تھا۔

”صرف یہ کہ تم میرے بت کے پیٹ میں مک مارو۔ تمہارے مک مارنے سے میرا پیٹ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیگا اور

گیا ہے اور اب جب تک تم اس
بت کو نہ توڑ ڈالو جاگوں جن کا خاتمہ نہیں کر
سکتے۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

”بہتر بندر بابا میں ابھی باکر اس بت کو
توڑ ڈالتا ہوں۔ چمن چنگلو نے خوش ہوتے ہوئے
کہا۔

”نہیں چمن چنگلو بیٹے تم اس طرح اس بت
کو نہیں توڑ سکتے۔ یہ شیطانی قوت ہے اس لئے
صرف مخصوص طریقے سے ہی اسے توڑا جا سکتا
ہے۔“ بندر بابا نے جواب دیا۔

”وہ مخصوص طریقہ کیا ہے بندر بابا؟“ چمن چنگلو
نے پوچھا۔

”سمندر کی تہ میں ایک مچھلی ہوتی ہے جسے
اگ مچھلی کہا جاتا ہے۔ تمہیں پہلے اس مچھلی
کو پکڑنا پڑے گا پھر اس کا خاتمہ کر کے
اس کے پیٹ میں سے پانی نکال کر کسی ڈبے
میں بند کر لینا جب تم وہ پانی اس بت
پر ڈالو گے تو یہ بت ٹوٹ جائے گا اور
اس شیطانی قوت کا خاتمہ ہو جائیگا اور پھر

چمن چنگلو نے سمندر کے کنارے پہنچتے ہی
انکھیں بند کیں اور جاگوں جن کو دیکھنے
لگا مگر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا
کہ جاگوں جن اسے کہیں بھی نظر نہ آ
سکا تھا۔ اسے وہ کمرہ بھی نظر آگیا جس
میں آگ دیوتا کا بت تھا مگر وہاں بت
اکیلا تھا۔

”یہ جاگوں جن کہاں چلا گیا بندر بابا؟“
چمن چنگلو نے بندر بابا کا تصور کرتے ہوئے
دل ہی دل میں سوچا۔
”چمن چنگلو بیٹے جاگوں جن تمہارے خون کی
وجہ سے آگ دیوتا کے پیٹ میں چُپ

اور تم آسانی اس پر قبضہ کر لو گے۔ تم اپنا خنجر بھی پٹھے کے پانی میں ڈبو لینا۔ پھر اس خنجر سے اس مچھلی کا پیٹ چیر کر اس کے پیٹ میں موجود پانی ڈبے میں ڈال لینا اور ڈبہ لیکر اس بت کے پاس چلے جانا اور اس کا پانی بت پر ڈال دینا بت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور جاگوں جن خود بخود باہر آ جائیگا اور پھر تم اسکو مفلوج کر کے اس کا خاتمہ کر دینا۔ بندربابا نے پوری تفصیل سے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”بہتر بندربابا میں ابھی چل پڑتا ہوں۔ چھن چنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں

کھول دیں۔

”یہاں کہیں ستر موجود ہے؟ چھن چنگلو نے

چنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں ابھی دیکھتا ہوں۔ چنگلو نے کہا اور

پھر وہ قریب ہی موجود پہاڑی کی طرف

بھاگ پڑا۔

چھن چنگلو نے منہ میں کچھ پڑسکر پھونکا تو

تم آسانی سے جاگوں جن کا بھی خاتمہ کر سکو گے۔ بندربابا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تر اس کا مطلب ہوا کہ بڑی حاصل کرنا فغول ثابت ہوا۔ چھن چنگلو نے مایوس کن لہجے میں کہا۔

”نہیں ایسی کوئی بات نہیں بڑی کی وجہ سے جاگوں جن تم پر وار نہیں کر سکے گا اور تم آسانی اس کا خاتمہ کر سکو گے۔“ بندربابا نے کہا۔

”ٹھیک ہے بندربابا میں اس مچھلی کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتا ہوں۔“ چھن چنگلو نے

کہا۔

”تم ایسا کرو کہ سمندر کے کنارے کھڑے

ہو کر دوبارہ شاک مچھلی کو آواز دو۔ ایک ڈبہ

اپنے ساتھ لیتے جانا اور اس ڈبے میں کسی

پٹھے کا پانی بھر لینا۔ شاک مچھلی تمہیں اس

بگ پہنچا دے گی جہاں آگ مچھلی رہتی ہے

تم پٹھے کا پانی اس پر ڈال دینا۔ اس

سے اس کی طاقت کا خاتمہ ہو جائے گا

وہاں پہنچا دیتی ہوں: شاکر مچھلی نے جواب دیا۔ اور وہ دونوں ایک بار پھر شاکر مچھلی کے حلق میں سے ہوتے ہوئے اس کے پیٹ میں پہنچ گئے۔

مچھلی نے تیزی سے سمندر میں ڈبکی لگائی اور وہ کافی دیر تک تیزی سے تیرتی ہوئی نیچے سمندر کی تہ میں اترتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد مچھلی سمندر کی تہ میں ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئی جہاں پانی کے اندر ہر طرف آگ ہی آگ پھیلی ہوئی تھی۔ شاکر مچھلی آگ کے قریب جا کر رک گئی اور

اس نے چھن چھنگلو اور پنگلو کو باہر اگل دیا۔ "ارے یہ سمندر کے اندر اتنی خوفناک آگ کیسی ہے! چھن چھنگلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ آگ مچھلی کے جسم سے نکل رہی ہے اور اتنی خوفناک ہے کہ جو اس کے نزدیک جلتے فوراً جل اٹھتا ہے۔" شاکر مچھلی نے جواب دیا۔

"سمندر کے پانی کا اس پر اثر نہیں ہوتا؟ پنگلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ڈبہ اور ایک خنجر آگیا۔

تھوڑی دیر بعد پنگلو واپس آگیا اس نے بتایا کہ پہاڑی کے قریب ہی ایک چشمہ موجود ہے۔ اس کے کہنے پر چھن چھنگلو وہاں پہنچ گیا اور پھر اس نے ڈبے میں پتھے کا پانی بھرا اور خنجر کو بھی اچھی طرح پتھے کے پانی میں ڈبکیاں دیں۔

"آؤ اب سمندر کے کنارے پلین۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں واپس چلتے ہوئے سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔

"شاکر مچھلی تم کہاں ہو۔ باہر آؤ اور مجھے آگ مچھلی کے پاس لے چلو۔ چھن چھنگلو نے زور سے آواز دی۔

دوسرے لمحے شاکر مچھلی کا منہ سمندر سے باہر آ گیا۔

"بندر بابا کے حکم پر مجھے آگ مچھلی کے پاس لے چلو۔ چھن چھنگلو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ "میرے پیٹ میں آ جاؤ۔ میں ابھی تمہیں

تو چھن چھنگو نے ڈبے کا ڈھکن بند کر دیا۔
 مچھلی اب مردہ ہو چکی تھی۔
 چھن چھنگو نے مچھلی کو وہیں پھینکا اور پھر
 دوبارہ پنگو سمیت شارک مچھلی کے پیٹ میں چلا
 گیا۔ شارک مچھلی تیزی سے اوپر اٹھنے لگی اور
 پھر اس نے جلد ہی انہیں سمند کے کنارے
 اگل دیا۔

آؤ پنگو اب اس شیطانی قوت کے بت
 کو توڑیں۔ انہیں بند کر لو۔ چھن چھنگو نے پنگو
 کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور دونوں نے آنکھیں
 بند کر لیں۔ دوسرے لمحے انہیں ایسے محسوس
 ہوا جیسے ان کے جسم ہوا میں تیر رہے ہوں
 جب چھن چھنگو کے پیر دوبارہ زمین سے لگے
 تو اس نے خود بھی آنکھیں کھول دیں اور
 پنگو کو بھی آنکھیں کھولنے کے لئے کہا۔
 چھن چھنگو نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے
 کمرے میں تھے جہاں وہ بت موجود تھا۔ اس
 کے سامنے آگ کا الاؤ جل رہا تھا۔
 چھن چھنگو واپس چلے جاؤ۔ میں تمہیں آخری

نہیں سمندر کے پانی کا اس پر کوئی
 اثر نہیں ہوتا۔ شارک مچھلی نے جواب دیا۔
 "میں سمجھ گیا کہ کیوں بندربابا نے چٹھے کا
 پانی اس پر ڈالنے کے لئے کہا تھا۔ اس
 پر صرف چٹھے کے پانی کا اثر ہوتا ہو گا۔"
 چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے ڈبہ کھولا
 اور اس میں سے پانی کی چھینٹیں آگ پر
 ڈالنی شروع کر دیں۔ فوراً ہی آگ بجھ گئی
 اب وہاں صرف ایک چھوٹی سی مچھلی نظر
 آنے لگی۔

چھن چھنگو نے تیزی سے باقی پانی اس پر
 الٹ دیا اور آگے بڑھ کر مچھلی کو پکڑ
 لیا۔ مچھلی اس کے ہاتھ میں ترپنے لگی۔
 چھن چھنگو نے خنجر نکالا اور مچھلی کا پیٹ
 پیر دیا۔ مچھلی کے پیٹ سے سیاہ رنگ کا
 بدبودار پانی رسنے لگا۔ چھن چھنگو نے ڈبے کا
 منہ اس کے پیٹ سے لگا دیا اور وہ
 سیاہ رنگ کا بدبودار پانی تیزی سے ڈبے
 میں بھرنا شروع ہو گیا جب ڈبہ بھر گیا

موقع دیتا ہوں ورنہ میں تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گا۔ بت میں سے "آواز آئی۔
 "تم شیطانی قوت ہو اور اللہ تعالیٰ نے مجھے شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنے کی طاقت دی ہے۔ آج میرے ہاتھوں تم انجام کو پہنچ جاؤ گے۔" چمن چنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈبے کا ڈھکنا کھول کر اس میں موجود مچھلی کے پیٹ کا پانی بت پر الٹ دیا۔

جیسے ہی وہ پانی بت پر پڑا ایک زوردار دھماکہ ہوا اور بت کے ٹکڑے پورے کمرے میں پھیل گئے اس کے سامنے جلتی ہوئی آگ خود بخود بجھ گئی اور کمرہ چیخوں سے گونج اٹھا۔ چمن چنگو نے دیکھا کہ بت کے ٹوٹتے ہی جاگونہ جن اس میں سے نکل کر دیوانہ وار بھاگنے لگا۔ چمن چنگو نے ہاتھ اٹھایا تو جاگونہ جن خود بخود کسی بت کی طرح کھڑا ہو گیا۔ چمن چنگو نے جیب سے صخر نکال کر اس کی طرف

بڑھتے ہوئے کہا۔
 "مجھے معاف کر دو۔ مجھ پر رحم کرو۔ جاگونہ جن نے خوفزدہ لہجے میں گھگھیاتے ہوئے کہا۔
 "نہیں ظالموں کے لئے کوئی معافی نہیں ہے۔ چمن چنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پلوری قوت سے خنجر کا وار اس کے سینے پر کیا۔ جاگونہ جن کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ چمن چنگو نے اس کا سینہ چیر کر اس کا دل باہر نکال لیا اور پھر اس کے دل کو بھی خنجر سے چیر دیا۔
 جیسے ہی جاگونہ جن کا دل چیرا گیا ایک زبردست دھماکہ ہوا اور جاگونہ جن کے جسم کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے اور کمرہ ایک بار پھر چیخوں سے بھر گیا۔ چیخیں آہستہ آہستہ مدہم ہوتی چلی گئیں اور پھر ایک دھماکے سے وہ کمرہ بھی غائب ہو گیا اور ان دونوں نے دیکھا کہ وہ ایک پہاڑی کے دامن میں کھڑے تھے۔
 "مبارک ہو چمن چنگو بیٹے۔ آخر کار تم نے اپنی

* بیچوں کے لیے ایک یادگار اور اہم اور خوبصورت ناول

پین جھنگلو اور چلو سک ٹوسک

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- چمن چنگلو اور چلو سک ٹوسک کے درمیان خوفناک جنگ۔
- چمن چنگلو نے چلو سک ٹوسک کو موت کی وادی میں پہنچانے کے لئے اپنی تمام طاقتیں صرف کر دیں مگر۔۔۔؟
- ٹوسک نے چمن چنگلو پر اپنے خوفناک پستول سے نشانہ باندھا اور ایک زبردست دھماکا ہوا۔ چمن چنگلو کا کیا حشر ہوا۔۔۔؟
- چمن چنگلو اور چلو سک ٹوسک کے درمیان جنگ کا کیا نتیجہ نکلا۔۔۔؟
- ان دونوں میں سے کون کامیاب ہوا۔ اور کس کی موت واقع ہوئی۔۔۔؟
- انتہائی حیرت مانیگز۔ دلچسپ۔ اور اٹوکھے یادگار کہانی۔۔۔

یوسف رادوز پبلشرز بک سیلرز پاک گریٹ ملتان

ہمت عقلمندی اور بہادری سے ایک ظالم قوت کا خاتمہ کر دیا۔ بندربابا کی مسرت بھری آواز اس کے کانوں میں آئی۔

”میں اس کے لئے آپ کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا شکر گزار ہوں۔ چمن چنگلو نے جواب دیا۔

”شاباش بیٹے شاباش، اللہ تعالیٰ تمہیں اور ظالموں کے خاتمہ کی ہمت دے“ بندربابا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی آواز آتی بند ہو گئی۔

”آؤ چنگلو چلیں کسی اور ظالم کو ڈھونڈیں۔“ چمن چنگلو نے چنگلو سے کہا۔

اور وہ دونوں اس عظیم فتح پر خوشی سے اچھلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

ختم شد